REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲

شمارہ ۴۵

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپیہ
ششماہی ۔۔
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۹۰ روپیہ
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۴ صفر ۱۴۰۴ ہجری | ۱۰ نبوت ۱۳۶۲ ہش | ۱۰ نومبر ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ ۳ / ۵ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لانے والے مہمان کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۶ نبوت (نومبر)۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۔۔۔ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ان دنوں کیرالہ کی جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

— مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

قرآن کریم کے روحانی پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی معلوماتی تقاریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک تعلیم القرآن کی روشنی میں افراد جماعت کے دلوں کو قرآن کریم کے علوم سے منور کرنے اور قرآن کریم کی بے نظیر تعلیمات کو اجاگر کرنے کی غرض سے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۲ تا ۲۹ اکتوبر ۸۳ء ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں پچاس منٹ کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس میں علمائے سلسلہ اپنی معلوماتی تقاریر سے سامعین کرام کو مستفید کرتے رہے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت کے مرتب کردہ پروگرام کے مطابق پہلے روز محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری نے زیر عنوان

"بعثت کا مقصد قرآن مجید کی روشنی میں"

تقریر کی۔ آغاز اجلاس پر محترم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ نے ہفتہ قرآن مجید کا پس منظر۔ اس کی اہمیت اور افادیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات تمہیداً بیان فرمائے۔ دوسرے روز محترم چوہدری عبداللہ صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد

"قرآن مجید کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت اور اسکے فضائل و برکات"

کے عنوان پر محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ نے تقریر کی۔ ہفتہ قرآن کریم کا تیسرا اجلاس محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے

"تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن کریم ہے"

کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ چوتھے روز محترم حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے زیر عنوان

"تربیت اولاد کی بنیاد کا اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں"

تقریر کی۔ بابرکت ہفتہ قرآن کریم کے پانچویں روز محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال (آمد) نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد

"موجودہ دور میں تعلیم القرآن کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں"

کے عنوان پر محترم مولوی محمد عمر علی صاحب ۔۔۔ مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقریر کی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان ہند سائیکل مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ نبوت ۱۳۶۲ ہش

ع "موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی"

سالِ رواں کے اگست و ستمبر دو مہینوں میں جماعتِ احمدیہ کی یکے بعد دیگرے دو خواتین بیوہ ہو گئیں۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے یتیم ہو گئے۔ اور بوڑھے والدین نے اپنے جواں سال جگر پاروں کو کلیجہ پر پتھر رکھ کر لحد میں اُتارا۔ ایک کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا جبکہ دوسرے جوان کے سینہ میں خنجر گھونپ دیا گیا تھا ــــ صرف اس جرم کی پاداش میں کہ ان نوجوانوں نے اُس مسیح اور مہدی کو مانا تھا جس تک حضرت رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچانے کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان ربوہ کے ستمبر و اکتوبر کے دو شمارے سامنے پڑے ہیں۔ دونوں میں دو نوجوان شہیدوں کی تصویریں ہیں۔ المناک خبر پڑھ کر تصویر دیکھی اور پھر تصویر دیکھ کر دوبارہ خبر پڑھی۔ دل کو یقین نہ آتا تھا کہ کوئی ہاتھ ایسے بھی ناپاک ہو سکتے ہیں! کوئی اس قدر بھی سنگدل ہو سکتے ہیں۔ جو ایسے معصوم اور بے ضرر جوانوں کی جان لے سکیں۔ لیکن کیا کریں، اس تلخ حقیقت کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے ــــ ایک تیس سالہ نوجوان تو وہ تھا جو امریکہ میں جہاں جسمانی لحاظ سے بیمار لوگوں کی خدمت میں مصروف تھا وہاں بیمار رُوحوں کو آبِ حیات کی طرف دعوت دینا اس کا محبوب مشغلہ تھا چنانچہ ایک سیاہ فام کو پیغامِ حق پہنچایا۔ وہ سیاہ فام دوبارہ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کے گھر آیا، اس خیال سے مخمور ہو کر کہ اس داعی الی اللہ کے چراغِ زندگی کو گل کر کے متعصب مُلاؤں کی بشارت کے مطابق سیدھے "جنت" میں جانے کا ٹکٹ ریزرو کرے گا۔ چنانچہ اپنے میزبان کی ضیافت سے فیضیاب ہونے کے بعد جب واپس جانے لگا تو جاتے جاتے اپنے محسن کے سینے میں ریوالور سے گولیاں داغ گیا ــــ!

کون مر کر زندہ جاوید ہو گیا ــــ؟ اور کون زندہ رہتے ہوئے بھی مُردوں میں شامل ہو گیا ــــ؟

دوسرا بیالیس سالہ نوجوان اوکاڑہ پاکستان کا باشندہ تھا جو سلسلہ کا فدائی اور جماعت کے کئی آنریری کاموں کا سرگرم کارکن تھا۔ عید الاضحیٰ کے مبارک دن جبکہ مُسلمان حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے معصوم جانوروں کی قربانیاں پیش کر رہے تھے، ایک بدقسمت شخص کے دل میں اس معصوم اور بے ضرر جوان کا مصفا خون بہا کر اس کے بدلہ میں ملاؤں کی موعودہ "جنت" حاصل کرنے کا شوق، ایک بھڑکتی آگ کی طرح دل میں جوش مارنے لگا۔ اور وہ دن دہاڑے شیخ ناصر احمد صاحب کے سینے میں خنجر گھونپ کر اپنی اِس آتشِ شوق کو بجھا گیا ــــ!

معزز قارئین! کون مر کر زندہ جاوید ہو گیا ــــ؟ اور کون جیتے جی مُردوں میں شامل ہو گیا ــــ؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ: ۱۵۵) کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس واقعۂ شہادت پر بصیرت افروز تبصرہ کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو ایسی قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اس شہید کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور اس راستے سے ایک اینچ بھی پیچھے نہ ہٹو جس پر چلتے ہوئے وہ مردِ صادق بہت آگے بڑھ گیا" ــــ نیز فرمایا:-

"...... چشمِ بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا۔ پس اے مظفر! تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اے مظفر کے شعلۂ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اُسے اَبدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اُس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء)

موت تو ہر انسان کا مقدر ہے لیکن کس قدر مُبارک ہیں یہ دو نوجوان، ڈاکٹر مظفر احمد اور شیخ ناصر احمد جنہوں نے راہِ خدا میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور شہادت کا بلند رُتبہ حاصل کر کے حیاتِ جاودانی سے ہمکنار ہو گئے۔ اور کس قدر مبارک ہیں اُن کے پسماندگان جن کے گھروں سے ایسی "غم میں لپٹی ہوئی خوشی کی خبر" نکلی جس کی برکتیں ہمیشہ کے لئے اُن کے فخر کا موجب ہو گئیں۔ اب گویا یُوں تعارف ہُوا کرے گا کہ یہ شہیدِ امریکہ کے اہل و عیال ہیں۔ اور یہ شہیدِ اوکاڑہ کے والدین ہیں ــــ!

خدا تعالیٰ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو جائے اور اِس اعزاز کی ہمیشہ قدر کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔ اور جملہ افرادِ جماعت کو غلبۂ اسلام کی مُہم میں ہر نوع کی قربانی دینے کے لئے ہر دم تیار رہنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

متعصب مُلّاں کی فریاد

خُدا کا نام لیتے احمدی ہیں اِس زمانے میں! / یہ کیسا چار سُو اندھیر چھایا ہے زمانے میں
دکھایا ہے فلک نے آہ! ہم کو وہ زمانہ ہے / خُدا کا قہر! انہوں نے میرزا صاحب کو مانا ہے
سدا ہی سے رہا ہے پیشہ کافر گری اپنا / بنا دیتا ہے کافر مردِ مومن کو قلم اپنا
بنایا ہم نے یہ قانون کہ وہ نا مُسلماں ہیں! / اگرچہ دیکھنے میں صاحبِ ایمان و عرفاں ہیں
حکومت سے بھی ہم لوگوں نے اپنی بات منوالی! / کہ اکثریت کو طاقت ہوتی ہے یہ بات منوالی
ہوئے اس فیصلے سے خوش بہت دُنیا کے فرزانے / بنے فرطِ مسرت سے عوام النّاس دیوانے
مچایا شور ہم نے ان کا ہے قرآں الگ ہم سے / علیحدہ ان کا کلمہ رہتے ہیں بالکل الگ ہم سے
دِلوں میں رکھتے ہیں ہم اِن سے نفرت اور بیزاری / ہم کرتے رہتے ہیں اِن لوگوں کی پیہم دِل آزاری
کیا ہے خانماں اُن کو جلا کر اُن کے گھر ہم نے / کیا ماں باپ کے آگے ذبح لختِ جگر ہم نے
مٹانے کو انہیں ہم نے ہزاروں کی ہیں تدبیریں / مگر افسوس اُلٹ کر رہ گئیں ساری یہ تدبیریں
بہت ہی سخت جاں ہیں احمدی ہیں ہرگز یہ باز آنے / غضب ہے اپنے مسلک سے بھی باہر یہ نہیں جاتے
ذرا جُرأت تو دیکھو توحید کا یہ چرچا یہ کرتے ہیں / محمدؐ پر فدا ہونے کو یہ تیار رہتے ہیں
طریق ان کا پسند ہم کو نہیں، ہم ان سے نالاں ہیں / خُدا کا نام کیوں لیتے ہیں یہ سب نامُسلماں ہیں
بنائیں مسجدیں دُنیا کے ہر اِک برِّ اعظم میں / اذانوں سے تہلکہ مچ گیا اُن کی فضاؤں میں
بہت کی ہم نے کوشش تا کہ اُن کا نام مٹ جائے / اور ان کے نظم کا دُنیا سے تختہ ہی اُلٹ جائے
مگر افسوس ہے کہ ان کا تو کچھ بھی نہیں بگڑا / جب دیکھا غور سے پایا ہی ہمارا کام ہے بگڑا
پڑا انکنہ اِک ایسا ہے ہمارے دِل کچھ تانے ہیں / رپٹ ان کے خلاف لکھوا دی ہم جا کر کے تھانے میں
کہ یہ سب قانون کی رُو سے مسلماں کیسے کہلائیں / تماشا یہ کہ غیروں سے جا کر کلمہ پڑھوائیں
ہیں یہ سب قابلِ تعزیر قانون توڑنے والے / مسلمانوں کی ہیں ایماں کی دولت لوٹنے والے
عُمرؔ نے خُوب لکھا حال ہے بدبخت ظالم کا / کہ نقشہ کھینچ کر ہے رکھ دیا مُلّائے ظالم کا

★ ــــ عُمرؔ بیتاب

اخبارِ قادیان

● ــــ محترم عابد حنیف صاحب آف امریکہ مورخہ ۸/۱۱/۸۳ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ موصوف مجالس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع میں بطور نمائندہ مجالس انصار اللہ امریکہ شرکت کی غرض سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ ● ــــ مورخہ ۵/۱۱/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مبشر احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش ناصر آبادی کو چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم کا نواسہ ہے۔ ● ــــ مورخہ ۴/۱۱/۸۳ کو محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کے زیرِ انتظام مکرم پرویز احمد صاحب طاہر کی دعوتِ ولیمہ پر ساٹھ کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا گیا۔ ● ــــ مقامی طور پر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ۔ مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش۔ مکرم حافظ اللہ دتہ صاحب درویش۔ مکرم سائیں عبد الرحمٰن صاحب درویش اور مکرم سید بدر الدین احمد صاحب طویل عرصہ سے بیمار ہیں سب کی صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کریں۔

مادی ترقی اور اخلاقی انحطاط دونوں لحاظ سے اہل یورپ آخری کنارے پر پہنچ گئے ہیں!!

وہ منزل آنے والی ہے جہاں پہنچ کر ایسی قوموں کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی اس کے بعد جزا سزا کا دور شروع ہوتا ہے

ہم محض مسجدیں بنانے سے اُن قوموں کی تقدیریں نہیں بدل سکتے ضروری ہے کہ یہاں کا ہر احمدی اپنی ذمہ داری ادا کرے

آج یہاں بسنے والے ہر ایک کو تبلیغ کا فریضہ حتی المقدور [illegible] ادا کرنا ہے۔ فیض [illegible] کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہئے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳ ؍تبوک ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳ ؍ستمبر ۱۹۸۲ء بمقام آخن (مغربی جرمنی)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس یورپ کے مختصر سے سفر میں یورپ کے جتنے ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا ہے، یہ احساس زیادہ شدت کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے کہ یہ قومیں

مجموعی تصورات

[illegible] کو دنیا کی ترقیاں نصیب ہوئیں اور جس حد تک وہ ترقیاں اِن کو حاصل ہیں۔ [illegible] روحانی اور اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ گرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ [illegible] گئے جہاں سے آگے سزا و جزاء کا دور شروع ہوتا ہے، مزید [illegible] نہیں ملا کرتی۔

مزید جو POINT یعنی نقطہ ہے جہاں پہنچ کر قوموں سزا اور جزا کے دور میں داخل ہو جاتی ہیں، جسمانی اور مادی ترقی کا دور بھی وہاں تک پہنچا ہوا ہے۔ اور یہ دونوں سمتوں کے نقطے آپس میں ملنے والے ہیں۔

مادی ترقی کو جب اخلاقی ضوابط سے آزاد ہو جاتی ہے تو خود انسان کی تباہی کے لئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کو زیادہ تیز رفتار کار چلانے کی مشق نہ ہو اس کی مہارت نہ ہو اور وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر تیز کار چلانے لگ جائے۔ مادی ترقی کا تو کوئی آخری کنارہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ انسان جتنی کوشش کرے گا اتنا آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ اخلاقی ضوابط جو باگ ڈور کے طور پر کام دیتے ہیں جب وہ نہ رہیں تو مادی ترقی خود اپنی تباہی کے لئے استعمال ہو جاتی ہے۔

پس روحانی اور اخلاقی لحاظ سے دیکھیں تب بھی یہ نظر آتا ہے کہ وہ منزل آنے والی ہے جہاں پہنچ کر ایسی قوموں کو مزید آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور مادی ترقی کے لحاظ سے بھی دیکھیں تب بھی وہ مہلک ہتھیار اور ہلاکتوں کے خوفناک ذرائع جو مادی ترقی کے نتیجہ میں پیدا ہوئے گویا وہ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ وہاں بھی آخری مقام آنے والا ہے۔ اور دراصل مہلک ہتھیاروں کی ایجاد ہی اس بات کا نتیجہ ہو جاتی ہے کہ ضرور ہلاکت سر پر کھڑی ہے۔ کیونکہ مہلک ہتھیار دراصل تصویر ہوتے ہیں اخلاقی تنزل کی۔ دنیا میں جتنی بے اعتمادی زیادہ ہو اور یہ یقین بڑھتا جائے کہ کوئی قوم بھی قابلِ اعتبار نہیں رہی۔ جس کو طاقت نصیب ہوگی وہ تمام اخلاقی ضوابط کو کچل کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے گی، اُسی وقت ہتھیاروں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی COLD WAR یعنی سرد جنگ کہلاتی ہے۔ لیکن دنیا میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ سرد جنگیں ٹھنڈی رہی ہوں۔ لازماً ایک وقت آتا ہے جب وہ گرم جنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پس ان دونوں لحاظ سے وہ نقطے قریب آپہنچے ہیں۔

اس پس منظر میں جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے ابھی تک ہم اپنے

فرائض کی ادائیگی

میں پوری طرح آغاز سفر بھی نہیں کر سکے۔ ساری دنیا کو جھنجھوڑنا اس کو جگانا اور خدا کی توحید کی طرف متوجہ کرنا یہ ہمارا کام تھا۔ اور ہمارے کام سے مراد بیشتر کا کام نہیں ہے دنیا میں تو پہلے بھی مبلغین تھے۔ یہ ترقی نہیں کیا کرتے مبلغین تو صرف ذریعے ہوا کرتے والے ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا بوجھ ساری جماعت اٹھایا کرتی ہے۔ ساری دنیا میں جو تبلیغ ہوئی ہے یہاں کروڑ ہا مسلمان بنے تھے۔ جنہوں نے تبلیغ کیا ہے۔ مبلغین تو زیادہ تر کام کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا حقیقی کام عوام الناس نے کیا ہے۔ چین کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا۔ انڈونیشیا کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا۔ ہندوستان میں کن مبلغین نے اسلام پھیلایا تھا۔ انفرادی طور پر کچھ تاجر تھے اور کچھ درویش صفت لوگ تھے جو خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ وہ جہاں جہاں گئے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کرتے رہے۔ اس طرح اسلام مختلف ملکوں میں پھیلتا چلا گیا۔

یہ وہ اہم پہلو ہے جس کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے معلوم ہوتا ہے ابھی ہم نے آغاز سفر بھی نہیں کیا۔ یورپ کی اکثر جماعتیں جن کو میں دیکھ کر آیا ہوں اُن میں احساس نہیں ہے۔ بے چینی نہیں ہے۔ وہ اس معاشرہ سے اس حد تک راضی ہو گئے ہیں کہ ان کو کام مل گئے اور ان کی ضروریات پوری ہو گئیں اور اس حد تک ناراض ہیں جس حد تک اُن کے کام پورے نہیں ہوتے یا اُن کی راہ میں مشکلات حائل ہیں۔ لیکن وہ بے قراری اور بے چینی اور تڑپ میں نے نہیں دیکھی کہ ہر شخص بے چین ہو جائے کہ میرا معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی تقدیر بدلنے کے لئے نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ویسی ہی بات ہے جیسے ٹیٹیری کے متعلق کہتے ہیں وہ ٹانگیں اونچی کر کے سوتی ہے۔ کسی نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ اُس نے کہا مجھے خطرہ یہ ہے کہ آسمان نہ گر پڑے اور دنیا تباہ نہ ہو جائے، اس لئے میں ٹانگوں پر روک لوں گی۔ ہماری مثال بظاہر ٹیٹیری کی سی ہوگی۔ لیکن ہر وہ چھوٹا سا دل جس میں یہ فکر پیدا ہو کہ آسمان نہ ٹوٹ پڑے اور میں اس کو تھامنے کی کوشش کروں، اُس کو یہ بھی تو معلوم ہونا چاہئے کہ اُس کا خدا اُس کے پیچھے ہوگا۔ بظاہری ٹیٹیری ہے لیکن اس کے پیچھے ساری کائنات کے خالق کی قوت موجود ہوگی۔ اس دل کو طاقت بخشی ہے تو خدا نے بخشی ہے۔ اس کے عمل کو سہارا دینا ہے تو اس نے دینا ہے۔ اس کے ولولوں اور عزائم کو حقائق میں تبدیل کرنا ہے تو اس نے کرنا ہے۔ اس لئے دعائیں کرتے ہوئے اپنے دل کی کیفیت بدلنے کی کوشش کریں۔ جب تک ہر احمدی کی جو یہاں بس رہا ہے اس کے دل کی کیفیت نہیں بدلے گی اور احساس نہیں پیدا ہوگا وہ تبلیغ نہیں شروع کرے گا۔ اس وقت تک اُن قوموں کی کیفیت بدلنے کے خواب، خواب رہیں گے۔ آپ ہزار مسجدیں بھی یہاں بنالیں تب بھی اُن کی تقدیر نہیں بدلے گی جب تک ہر احمدی اسلام کی تبلیغ نہ کرے۔ اور آگے مبلغ احمدی نہ پیدا کرے۔ صرف یہی ایک قانون ہے جس سے قوموں کی تقدیریں بدلا کرتی ہیں۔ اور کوئی قانون نہیں ہے۔ ہر شخص کو اپنی

ذمہ داری ادا کرنی ہوگی

آپ کو اگر تبلیغ کرنی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں۔ آپ پیغام تو دے سکتے ہیں۔ آپ کے پیغام کے پیچھے فکر اور جذبہ تو پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ دعائیں تو کر سکتے ہیں۔ پس پیغام دیں۔ دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خود تبلیغ کی راہیں سکھائے گا۔ خود مسائل سمجھائے گا۔ آپ کی مشکلات کو سلجھائے گا۔ سب طاقت خدا کی ہے۔ ہماری کچھ بھی نہیں ہے۔

اس احساس کے ساتھ مگر اس یقین کے ساتھ کہ ہمیں پھر بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔ ہم نہیں کریں گے تو خدا کی طاقت اور فضل شاملِ حال نہیں ہوگا۔ آپ سب کو اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بطریقِ احسن ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ یہیں مرکز بن جائیے اس حقیقت کا کہ ہر احمدی مبلغ بنے۔ تب بھی جرمنی کے لئے کچھ مقدر پھرنے کے دن آ سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہاں بھی نہ بنے اور ہیمبرگ میں بھی نہ بنے اور فرینکفرٹ میں بھی نہ بنے اور سوئٹزرلینڈ میں بھی کہیں نہ بنے تو پھر یہ مسجدیں صرف وارننگ کا کام تو دیں گی کہ ہم نے اعلان کر دیا مگر اس اصل ذمہ داری اور فرائض کو ادا کرنے کا کام سرانجام نہیں دے سکتیں جو ہم پر عائد کیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ

مجریہ ۶ راکتوبر ۱۹۸۳ء)

درخواستِ دعا

مکرم سید فضل عمر صاحب شکی سونگھڑہ اپنے بیٹے کی صحت کاملہ اور اپنے چچا مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کے بیٹے جس کی ہڈی سائیکل سے گرنے کے سبب ٹوٹ گئی ہے، کامل صحت کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا کرے۔ آمین

(ادارہ)

قسط نمبر (۳)

مشرقِ بعید کے سفر کے پہلے مرحلہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا تاریخی دورۂ سنگاپور

غلبۂ اسلام کے اہم منصوبوں پر تفصیلی غور و فکر۔ جماعتِ سنگاپور کی تربیت کا ایک اہم دور

مجلسِ شوریٰ، مجالسِ عرفان، ملاقاتوں اور خطابات میں حضور انور ایدہ اللہ کے اہم روح پرور اور بصیرت افروز ارشادات

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ

گزشتہ اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کراچی کی رپورٹ ہدیہ قارئین کی جا چکی ہے۔ اب سفر مشرقِ بعید کے پہلے مرحلہ یعنی سنگاپور کے تاریخی دورہ کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

سنگاپور میں ورودِ مسعود

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ ۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو کراچی سے ڈچ ایئر لائن (K.L.M) کی پرواز KL 813 پر صبح ۶ بجے سنگاپور روانہ ہوئے اور پاکستانی وقت کے مطابق ۲ بجے اور سنگاپور کے وقت کے مطابق ۵ بجے شام سنگاپور کے چانگی (CHANGI) ایئرپورٹ پر ورود فرما ہوئے۔ کراچی سے سنگاپور کا ۵۲۹۲ کلومیٹر کا فاصلہ خدا کے فضل سے سات گھنٹے میں بخیر و خوبی طے ہوا۔ امیگریشن اور سامان وغیرہ کی کلیرنس کے بعد باہر نکلے تو مقامی جماعت کے احباب اپنے پریذیڈنٹ مکرم محمد عبد الحمید ساکین صاحب کی قیادت میں حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ کھڑے تھے! انڈونیشیا، ملائیشیا اور صباح کے وفود بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضور نے ہر ایک دوست سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا۔

سنگاپور کی احمدی مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا خیر مقدم کیا۔ ازاں بعد حضور احبابِ جماعت کے ساتھ وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ یہاں مختصر مجلس کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ ایئرپورٹ سے حضور مع قافلہ سنگاپور کے مشرقی ساحل پر واقع پیراماؤنٹ ہوٹل تشریف لے گئے جو مسجد احمدیہ کے قریب ہے۔ سامان کمروں میں رکھوانے کے بعد حضور احباب سمیت نماز مغرب و عشاء کے لئے مسجد احمدیہ تشریف لے گئے۔ نمازوں سے قبل حضور نے احباب سے دورہ کے پروگراموں کے اوقات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ نیز انڈونیشیا، صباح اور ملائیشیا کے وفود سے ان کی رہائش کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سنگاپور میں مہمانوں کو ہوٹلوں میں ٹھہرنے میں کسی قسم کی تکلیف پیش آ سکتی تھیں۔ اس لئے حضور نے فرمایا یہاں کھانے اور رہائش کا اجتماعی انتظام کیا جائے تاکہ مہمانوں کو سہولت میسر آ جائے۔ اور جماعتی انتظام کے ماتحت رہنے سے احباب میں محبت اور اخوت پیدا ہو۔ اور وہ لطف اٹھائیں جو مل جل کر رہنے اور خود کھانا پکا کر کھانے میں آتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حضور نے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحبان اور جماعتِ احمدیہ سنگاپور کے پریذیڈنٹ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی اور اس کمیٹی کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ جملہ مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام مسجد احمدیہ میں کریں۔ بعد ازاں حضور نے سنگاپور کے پریذیڈنٹ جماعت ساکین صاحب سے فرمایا: آپ کو کئی دوسرے کام کرنے ہیں لہذا آپ اپنی طرف سے اس کمیٹی میں اپنا کوئی نمائندہ مقرر کر دیں۔ البتہ اس انتظام کے لئے رقم کا زیادہ تر حصہ آپ کی جماعت مہیا کرے گی۔ چنانچہ مہمانوں نے اس انتظام کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور بہت پسند کیا۔ تاہم بعض مہمان جو ہوٹلوں میں ٹھہر سکتے تھے ان کو مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ ضرور مشن ہاؤس میں قیام کریں۔ اس طرح بہت سے احباب جو ہوٹلوں میں قیام کرتے تھے وہ کھانا مشن ہاؤس میں کھاتے رہے۔

جماعت احمدیہ سنگاپور کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرق بعید کے پہلے تاریخی دورہ پر سب سے پہلے سنگاپور میں قدم رکھا۔ یہ اعزاز کسی اور کو بھی مل سکتا تھا اگر انڈونیشیا کو ترجیح دی جاتی۔ چنانچہ جیسا کہ انڈونیشیا کے وفد کے ہر رکن کو اتنا صدمہ ہوا کہ ان کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہا اور آنسوؤں کی شکل میں نمازوں کے اوقات میں بھی اور ملاقاتوں میں بھی ہوتا رہا۔ شدتِ جذبات سے ان کے دل بھر آتے اور آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔

ایک شہر بھی اور ایک ملک بھی

سنگاپور تقریباً ۲۰۰ مربع میل پر مشتمل ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہ ایک نہایت صاف ستھرا اور خوبصورت شہر بھی ہے اور ایک ملک بھی ہے۔ اس کی چالیس لاکھ کی آبادی میں اسی فیصد چینی آباد ہیں۔ بقیہ ملائی، تامل اور دیگر اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنگاپور پہلے انگریزوں کی نوآبادیات میں شامل تھا۔ ۱۹۶۳ء میں ملائیشیا کے ساتھ الحاق کی صورت میں آزادی ملی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ الحاق ٹوٹ گیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس الحاق کی صورت میں چینی جو پہلے ہی ملائی قوم سے اقتصادی، معاشی اور تعلیمی اعتبار سے برتر تھے تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ جاتے اور ان کا تسلط سارے ملائیشیا پر قائم ہو جاتا۔ ان خطرات کو بھانپتے ہوئے ملائیشیا نے ۱۹۶۵ء میں سنگاپور کو خود ہی الحاق سے الگ کر دیا۔ اس طرح سنگاپور ایک خود مختار ملک کی شکل میں منصۂ شہود پر ابھرا۔ اور جلد ہی تمام شعبہ ہائے زندگی میں غیر معمولی ترقی کر کے اقوامِ عالم میں ایک ترقی یافتہ اور خوشحال ملک بن گیا۔

یہ آبنائے ملاکا پر واقع ایک قدرتی بندرگاہ اور بین الاقوامی تجارتی منڈی اور بینکاری کا مرکز ہے۔ جاپان کے بعد جنوب مشرقی ایشیا میں اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مضبوط ملک شمار ہوتا ہے۔ یہاں کی حکومت سے [illegible] رہائش [illegible] اور [illegible] فلیٹس FLATS کے ذریعہ حل کیا ہے۔ اسی لئے اس شہر کو CITY OF THE FLATS کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علاقوں کو RECLAIM کرنے کا عمل بھی بڑی تیزی سے جاری ہے۔ چنانچہ حال میں مشرقی ساحل پر

CHANGI کے علاقے کو RECLAIM کرکے یہاں ایک نہایت خوبصورت ہوائی اڈہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو اپنی خوبصورتی اور انتظامات اور حسنِ انتظام کی بدولت یورپ کے کئی ہوائی اڈوں پر سبقت لے گیا ہے۔! لوگوں کے رہن سہن، تہذیب و تمدن پر چینی اور ہندی تہذیب و ثقافت کی گہری چھاپ ہے۔ تقریر اور تحریر پر زبردست پابندی کو ملک کے لئے امن و امان کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

سنگاپور میں احمدیت

سنگاپور میں ۱۹۳۵ء میں مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم و مغفور کے ذریعہ احمدیت کا بیج بویا گیا۔ ۱۹۳۷ء میں یہاں جماعت قائم ہوئی۔ قیامِ جماعت کے ابتدائی ایام میں دارالتبلیغ مختلف قسم کی شدید مخالفتوں کا نشانہ بنا رہا۔ یہاں کے سعید فطرت اور مخلص احمدی حاجی جعفر صاحب اور اُن کی بیٹی نے جس بلند ہمتی اور کمال جرأت کے ساتھ مخالفت کا سامنا کیا وہ تاریخِ احمدیت کا بڑا ایمان افروز باب ہے۔ اس وقت یہاں جماعتِ احمدیہ کی تعداد قریباً ۵۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ جماعتِ احمدیہ سنگاپور نے موجودہ مشن ہاؤس کو گرا کر اب نئی دو منزلہ مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ پہلی مسجد چھوٹی تھی۔ اس کی جگہ نئی اور نسبتاً بڑی مسجد کا سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو نمازِ جمعہ کے بعد رکھا اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں سنگاپور کے احباب کے علاوہ انڈونیشیا، ملائیشیا اور سبا کے وفود بھی شامل ہوئے۔ اس کا نقشہ بعد میں حضور کے ملاحظہ میں آتا رہا۔ اس میں بعض ترامیم ناگزیر ہیں۔ حضور نے مقامی جماعت کی مجلسِ عاملہ کو اس دورہ کی آخری میٹنگ میں جو ۱۲/۹/۸۳ کو رات ۱۰½ بجے مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئی نئی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور مسجد کی تعمیر کے کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی تاکید فرمائی۔

تاریخی خطبہ جمعہ اور پُر معارف مجالسِ علم و عرفان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ سنگاپور میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے حالیہ مشرق کے دورہ جس میں سنگاپور۔ جزائر فجی۔ آسٹریلیا اور سری لنکا شامل ہیں، کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ دورہ کئی جہتوں سے بڑا اہم ہے۔ ایک اس جہت سے کہ ان علاقوں میں خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا دورہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ان ممالک میں اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اور اس کی صحیح منصوبہ بندی کے لئے موقعہ پر آنا ضروری تھا اِس دورے کے رُوحانی فوائد سے انڈونیشیا بھی مستفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مشرق کے لئے اسلام کی ترقیات کے دروازے کھولنے کا ارادہ کر چکی ہے۔ وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اور ہم نے اپنے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ابھی بہت کام کرنا ہے۔ اِس لئے میں شدید فکر لے کر اس دورے پر نکلا ہوں اور یہ دُعا کرتے ہوئے سفر اختیار کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے میری زبان اور بیان میں غیر معمولی برکت ڈال دے۔ میری آواز کو ہر احمدی کی آواز بنا دے۔ ہر احمدی کے دِل میں خدمتِ اسلام کی ایک آگ لگا دے۔ حضور نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قُربانیاں پیش کرنے والوں پر افضال اور انعام کا ذکر کرنے کے بعد احبابِ جماعت سے فرمایا، اگر آپ مشرق کو خدا تعالیٰ کے لئے جیتنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ پہلے آپ خود خدا کے ہو جائیں۔ وہ لوگ جو خُدا کے ہو جاتے ہیں، اللہ تعالےٰ اُن کو غیر معمولی طاقتیں عطا کرتا ہے۔ اور ان کو دُنیا میں سرفراز فرماتا ہے۔ اِس لئے مَیں جماعت کو یقین دلاتا ہُوں کہ

”جے توں میرا ہو رہیں سب جگ
تیرا ہو“

یہ خدا کا کلام ہے۔ اگر آپ اس کو آزما کر دیکھیں گے تو یقیناً اس کو سچا ہوتا دیکھیں گے۔

حضورُ نے خطبہ اُردو میں دیا۔ محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے انڈونیشین میں اس کی ترجمانی کا فریضہ ادا کیا۔ نمازِ جمعہ میں انڈونیشیا کی مختلف جماعتوں کے پچاس اور کم و بیش اتنے ہی ملائیشیا کی مختلف جماعتوں کے دوست اور خواتین نے بھی حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ۵½ بجے سے ۷ بجے شام تک انڈونیشیا اور ملائیشیا کے دو وفود سے حضور نے ہوٹل میں جہاں حضور نے قیام فرمایا ہے ملاقات فرمائی۔ ازاں بعد مسجد احمدیہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ اور دو گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہ کر انڈونیشین اور ملائیشین احباب کو تبلیغِ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کی ہدایات سے نوازتے رہے۔ جن میں کیٹس کا انگریزی سے انڈونیشین، ملائی اور فلپائن کی زبان میں ترجمہ کرکے رائج کرنے کی ہدایت بھی شامل تھی۔ بعد میں حضورُ نے احباب کے کئی سوالوں کے جواب بھی دیئے۔

اگلے روز ۱۰ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں انڈونیشیا، ملائیشیا، سبا اور سنگاپور کی جماعتوں کے اٹھائیس نمائندوں کے علاوہ وفد کے اراکین میں سے مرکزی نمائندگان کے طور پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید اور محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب اور تین مبلغین محترم محمود احمد صاحب چیمہ۔ میاں عبدالحی صاحب اور خیر الدین صاحب پر مشتمل پہلی مجلسِ مشاورت مسجد احمدیہ سنگاپور میں منعقد ہوئی جس میں حضور نے اہم فیصلے فرمائے۔ اس مجلسِ شوریٰ کے دو اجلاس ہُوئے۔ پہلا اجلاس صبح سوا دس بجے سے پونے دو بجے نمازِ ظہر تک اور دُوسرا اجلاس پونے چھ بجے شام سے ساڑھے سات بجے شام تک جاری رہا۔ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب کو اجلاس کی کارروائی میں حضور کی معاونت کا شرف حاصل ہُوا۔ ایجنڈا کے مطابق شوریٰ میں چار تجاویز پیش ہُوئیں۔ پہلی تجویز یہ تھی کہ تبلیغِ اسلام کے دائرہ کو ان ملکوں میں اِس طرح پھیلا دیا جائے کہ ایک سال میں جماعت کی موجودہ تعداد دوگنی ہو جائے۔ دُوسری تجویز جماعت کی تعلیم و تربیت، تیسری مالی معاملات اور چوتھی متفرق اُمور مثلاً ریویو آف ریلیجنز کی بکثرت اشاعت، تجنید اور جامعہ احمدیہ میں طلباء بھجوانے کی تحریک پر مشتمل تھی۔ پندرہ نمائندگان نے مشورے دیئے۔ یہ اہم مجلسِ شوریٰ سوا پانچ گھنٹے تک جاری رہ کر بخیر و خُوبی اختتام پذیر ہوئی۔

نمازِ مغرب و عشاء کے بعد حضور نے کوالالمپور اور سبا (SABA) کے احباب سے ملاقات فرمائی۔ ازاں بعد مسجد احمدیہ کے صحن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ سنگاپور کی طرف سے ترتیب دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ اس دعوت میں انڈونیشیا اور ملائیشیا سے آئے ہوئے دوست بھی شامل ہوئے۔ چند مہمان بھی مدعو تھے۔ جن سے کھانے کے بعد حضورؐ نے نصف گھنٹے تک تبادلۂ خیالات فرمایا۔

عہدیداران سے خطاب

۱۱ ستمبر کو سنگاپور کی مقامی جماعت کے علاوہ جماعت ہائے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے وفود سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں سوال و جواب اور علم و عرفان کی مجالس میں خواتین اور احباب کی تعلیم و تربیت اور رُشد و اصلاح میں مصروف رہے۔ چنانچہ حضور نے اپنی قیام گاہ (پیرامائونٹ ہوٹل) میں سب سے پہلے ملائیشیا کے وفد کے بعض اراکین سے ان کی فیملی کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ ازاں بعد انڈونیشیا ملائیشیا کے عہدیداران اور مبلغین کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں عبدالحمید سالکین صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ سنگاپور کو بھی شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس اجلاس میں اوّلاً جماعت ہائے احمدیہ ملائیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب شریف احمد تولس نے حضور کی خدمت میں بعض انتظامی مسائل پیش کرکے حضور سے راہ نمائی کی درخواست کی۔ اس سلسلہ میں بعض دیگر عہدہ داروں نے بھی مفید رنگ میں اظہارِ خیال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر مسئلہ کا حل بیان فرمایا۔ ان جماعتوں کے انتظامی ڈھانچہ کو مزید بہتر اور مؤثر بنانے کے لئے ہدایات دیں۔ نیز بعض مسائل سے نپٹنے کے لئے کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔ ایک کمیٹی ملائیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سبا کے پریذیڈنٹ اور بعض دُوسرے اصحاب پر مشتمل مقرر فرمائی۔ جلسہ سالانہ، جماعت کی تربیت کے علاوہ اسلام کی خدمت کے شوق کو فروغ دینے اور ایک عالمگیر اسلامی اخوت پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس لئے حضور نے تمام عہدیداران کو جماعتوں میں تحریک کرنے کی ہدایت فرمائی کہ جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ احباب مرکزِ سلسلہ میں پہنچیں۔ اور جلسہ سالانہ کی ویڈیو فلم تیار کرکے اپنی اپنی جماعتوں میں دکھائیں۔ علاوہ ازیں خود انڈونیشیا ایک ویڈیو فلم تیار کرے جسے بعد میں مرکز کی زیرِ ہدایت تیار ہونے والی بین الاقوامی ویڈیو فلم میں شامل کرکے ایک وحدت پیدا کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ ہدایت بھی فرمائی کہ دوست اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصُول کے لئے اپنی سہولت کے مطابق ربوہ یا قادیان بھجوائیں۔ انڈونیشیا سے شائع ہونے والے ”سینار اسلام“ میں ریویو آف ریلیجنز کے مضامین شائع کئے جائیں۔ جن میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے دفاع کو اوّلیت دی جائے۔ آپ نے انڈونیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ وہ ایک کمیٹی بنا دیں جس کی نگرانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منظوم کلام کا انتخاب کرکے اس کا نظم میں انڈونیشین ترجمہ کروا کر اچھی آواز میں ریکارڈ کروایا جائے۔ نیز اسی طرح اچھی تلاوتِ قرآن کریم کی کیسٹ بھی تیار کروا کر اشاعتِ اسلام کی مہم کو تیز تر بنایا جائے۔ یہ نہایت درجہ مفید اور دلچسپ مجلس ۲½ گھنٹے تک جاری رہی۔ ازاں بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں بھی ہوٹل میں پڑھائیں۔

خواتین کی مجلسِ سوال و جواب

چھ بجے شام

مسجد احمدیہ سنگاپور میں خواتین کی ایک بڑی دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں سنگاپور کی ۲۱ انڈونیشیا کی ۱۶ اور ملائیشیا کی ۱۲ بہنیں شامل ہوئیں۔ بہنوں نے خاندانی منصوبہ بندی، بینکنگ اور انشورنس۔ نماز۔ نشہ آور ڈرگز کا استعمال وغیرہ کے علاوہ کئی دلچسپ سوال کئے۔ ایک بہن نے رشتہ و ناطہ کے مسائل کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے جواب دیا مرکز میں لکھا جاسکتا ہے۔ عملاً کئی غیر ملکیوں کی آپس کی شادیاں خدا کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے۔ اس لئے دعا اور صبر اور مرکز کی اعانت سے اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے اس مسئلہ کا ایک اور حل بھی موجود ہے کہ جو دوست مالی وسعت رکھتے ہوں وہ ایک سے زیادہ شادیاں کریں۔ اسلام نے اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی عائد کی ہے کہ حتی الامکان بیویوں کے درمیان پورا پورا انصاف کیا جائے۔

گفتگو کو مؤثر بنانے کا طریق

ایک اور بہن کہنے لگیں، میری سہیلی تبلیغی گفتگو میں دلچسپی نہیں لیتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ اپنی ذات میں ایسی نیک اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں کہ وہ آپ میں دلچسپی لینے لگ جائے فرمایا، یاد رکھئے! تبلیغ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ گہری سوچ و بچار کا متقاضی اور حق و حکمت کے ساتھ اپنا پیغام دوسروں تک پہنچانے کا نام ہے۔ اس لئے پہلے خود اپنے مذہب کا فلسفہ اور اس کے مقتضیات کو سمجھیں اور پھر حکیمانہ طریق پر بات چلائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عورتیں آپ کی تبلیغ سے متاثر نہ ہوں۔ حضور نے حسب معمول سوالوں کے جواب انگریزی میں دیئے جن کی ملائی اور انڈونیشین زبان میں ترجمانی محترمہ امۃ المصور صاحبہ سنگاپور اور محترمہ خدیجہ حارث صاحبہ انڈونیشیا نے کی۔ یہ بڑی دلچسپ مجلس پونے دو گھنٹے تک جاری رہی۔ خواتین اور بھی کئی سوال کرنا چاہتی تھیں۔ لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہ تھا۔ چنانچہ اس سیشن کے معاً بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور اس کے بعد دو گھنٹے تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ اس اثنا میں تبدیلی جنس۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ TEST TUBES کے مصنوعی طریقے سے بچے کی ولادت شادی بیاہ کے مسئلے۔ اجرائے نبوت اور مسئلہ تقدیر کے علاوہ بھی کئی دیگر سوال ہوئے حضور نے پُر معارف جواب دیکر سب کی تسلی کرائی — !!

مصنوعی طریق ولادت

TEST TUBE BABIES کے متعلق حضور نے فرمایا، یہ سوال عام طور پر اٹھایا جاتا ہے کیونکہ یہ طریق اپنی ذات میں نرالا ہے اس میں سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ بچے میاں بیوی کے نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر یہ طریق نہیں تو ایسے بچے ناجائز اولاد کہلائیں گے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سوسائیٹی میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح کہ ہر بچہ کے ماں باپ کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ یہ تمہارا بچہ ہے اور اس کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو۔ اگر بچہ کا باپ کوئی اور ہو اور اس کی پرورش کی ذمہ داری کسی اور پر ڈال دی جائے تو یہ امر خلاف فطرت بھی ہے اور قرینِ انصاف بھی نہیں۔ اس لئے اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک عورت ایک ایسے آدمی کا بچہ جنے جو اس کا خاوند نہیں۔ ورنہ یہ تو ہندوؤں کی نیوگ کی تعلیم پر عمل کرنے کے مترادف ہے۔

توجہ الی اللہ پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ

سنگاپور کے ایک دوست شہاب الدین صاحب پہلے بھی ایک موقعہ پر سوال کرنے کا اظہار کر چکے تھے اور سوال ان کا یہ تھا کہ نماز تہجد میں توجہ قائم نہ ہو سکے تو انسان کیا کرے، حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر انسان سورۃ فاتحہ خصوصاً ایاك نعبد و ایاك نستعین کی آیات کو نماز میں بار بار دہرائے اور دل کی گہرائی سے دعا کرے تو بالآخر توجہ الی اللہ کی غیر معمولی طاقت عطا ہوتی ہے جہاں تک تہجد کی نماز میں توجہ قائم کرنے کا سوال ہے اس میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہر آدمی کی طاقت اور استعداد الگ الگ ہے۔ اس لئے اپنی طاقت کے مطابق عبادت کرے اور مختلف طریق پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اس سے محبت اور پیار کا اظہار کرے تو بالآخر وہ اپنے دل میں ایک پاک روحانی تبدیلی محسوس کرے گا۔ اور اس طرح جذبہ شوق اور حلاوت میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ پس یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عبادت کا خلاصہ محبت اور عشق الٰہی ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا سیکھے پھر جب وہ عبادت کرے گا تو اس کی توجہ کبھی بھی اپنے مولائے حقیقی سے ہٹنے نہیں پائے گی۔

ایک نوجوان کا سوال

اس مجلس کے آخر میں ایک نوجوان نے یہ سوال کر کے مجلس کو چونکا یا بھی اور ہنسایا بھی کہ آپ کہتے ہیں احمدی عورت سے شادی کرو۔ کیا ہم غیر از جماعت عورت سے بھی شادی کر سکتے ہیں؟ حضور نے ہنس کر فرمایا۔ آپ کو اس تھوڑی سی عمر میں کیا فکر پڑ گئی۔ فرمایا جہاں تک غیر از جماعت لڑکی سے کسی احمدی کی شادی کا تعلق ہے اگرچہ یہ شرعاً جائز ہے لیکن اس میں جماعت کے ڈسپلن کا سوال پیدا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے یہ مسئلہ نہایت اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ بہت سی احمدی لڑکیاں قابلِ شادی ہیں۔ اور آپ ان کو غیر از جماعت لوگوں میں شادیاں کرنے سے منع کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن دوسری طرف اگر احمدی لڑکوں کو اجازت دیتے چلے جائیں کہ وہ غیر احمدی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنی خطرناک صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس نہج پر سوچا جہاں کئی الجھنوں کا باعث ہے وہاں احمدی لڑکیوں سے شدید ظلم اور سراسر ناانصافی کے مترادف ہے۔ اس لئے حتی الامکان ہم اس کی اجازت نہیں دیتے۔

۱۴/۹/۸۳ کی مجلس علم و عرفان سنگاپور کے دورے کی آخری مجلس تھی۔ اس میں دعا اور اس کے مختلف پہلوؤں مثلاً توحید کے عقیدہ کے ساتھ ذرائع پر بھروسہ کرنا، دعا اور عبادت کا

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا"
(فتح اسلام صفحہ ۱۳)
پیشکش:- ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE -670001
H.O. PAYANGAD - 670303 (KERALA)
PHONE:- PAYANGADI : 12. CANNANORE: 4498.

ملفوظات
"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا!"
(فتح اسلام صفحہ ۱۱)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
پیشکش } گلوب ربر مینوفیکچررز۔ رابندرا سارانی۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 24-3272 — 27-0441 گرام:- "GLOBEXPORT"

آپس کا تعلق، کیا دعائیہ الفاظ دہرانے ضروری ہیں یا صرف دل میں دعا کا جو خیال پیدا ہوتا ہے وہی کافی ہے۔ نیز بددعا اور کسی پر لعنت بھیجنے کے بارہ میں ایک ہی دوست نے کئی سوال کئے۔ انڈونیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب شریف احمد بویس تاریخ انسانی اور نظریہ ارتقا کے بارہ میں حضور کی ایک گزشتہ مجلس کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ سات ہزار سال کا چکر تو اس آدم کا ہے جسے ہم جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی آدم گزرے ہیں اس پس منظر میں یوم جزا و سزا کی حقیقت جاننا چاہتے تھے حضور نے ان کے جواب بڑی تفصیل سے دیئے آخر میں دو سوال ایسے ہوئے جن کا تعلق مقامی جماعت سے ہی نہیں بلکہ اس سارے علاقے کی احمدی جماعتوں سے ہے اس لئے میں ان کو خلاصۃً پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

مذہبی خودکشی

منگلور کے ایک نوجوان محمد بن محمد علی صاحب جو مجلس عاملہ کے ایک سرگرم رکن بھی ہیں نے عرض کیا کہ ہمارے علاقہ میں لوگ توہمات کا شکار ہیں اس کا کیا تدارک ہو سکتا ہے حضور نے فرمایا۔ یہ بڑا اہم سوال ہے میں خوش ہوں کہ آپ نے اس طرف میری توجہ دلائی ہے اور مجھے اس کے جواب کے ذریعہ جماعت کی اصلاح کا موقع مل گیا ہے حضور نے فرمایا جن، جنات اور بھوت پریت کو ماننا توحید حقیقی کے خلاف اور مشرکانہ عمل ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا ورد کرنے والی اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار کرنے والی جماعت کے کسی فرد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ توہمات جیسی خرافات کا قائل ہو۔ قطع نظر اس بات کے کہ جن یا جنات کا کوئی وجود ہے یا نہیں۔ اسلام کی واضح تعلیم کے باوجود اگر کوئی شخص توہمات پر یقین رکھتا ہے تو ہم اس کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولے اور وہ اس حقیقی توحید کو سمجھیں جس کی قرآن کریم تعلیم دیتا ہے۔ یاد رکھیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے ہیں ان کو اس قسم کے توہم قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس وضاحت کے باوجود پھر بھی کوئی توہم پرستی کرتا ہے تو یہ مذہباً خودکشی کے مترادف ہے۔

مقامی جماعت کے اعلیٰ عہدیدار کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ اسلام کی آخری فتح مقدر ہے اب اس تقدیر کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پاکر غیر مبہم الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ اسلام کا سورج اب پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ طلوع کرے گا اور مخالفین بے حیثیت اور بے حقیقت ہوکر رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے انشاء اللہ پورے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسلام کو جلد دنیا پر غالب کردے گا۔ حضور نے فرمایا کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں ڈسپلن پیدا نہ ہو۔ اس کا سبق پنجوقتہ نماز باجماعت میں ہر روز اور ہفتہ میں ایک بار نماز جمعہ میں دہرایا جاتا ہے۔ خطبہ جمعہ میں اگر کوئی شور کر رہا ہو تو اسے اشارہ سے منع کرنے کا حکم ہے۔ زبان سے کلمات کہنا منع ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ڈسپلن کا خیال رکھے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھے۔ تحمل اور برداشت بلند ہمتی اور حوصلہ پیدا کرے۔ محبت اور اخوت کے ساتھ رہے۔ جماعتی نظم و ضبط کی یہ وہ روح ہے جو اسلام اپنے ماننے والوں کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جماعتی نظم و نسق کو چلانے کے لئے جو امیر مقرر کیا جاتا ہے اس کی ہر حال میں اطاعت ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ کوئی غلطی بھی کرتا ہے تب بھی اس کی اطاعت ضروری ہے۔ مناسب رنگ میں ادب اور احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی غلطی کی نشاندہی کی جا سکتی ہے لیکن اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ اس کے خلاف باتیں کرنے لگ جائیں۔ اس طریق سے بغاوت کی بو آتی ہے اور فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسلام نے تو یہاں تک ہدایت دی ہے کہ مرکز و خلافت کی طرف سے مقرر امام خواہ فاسق و فاجر کیوں نہ ہو اور کتنا ہی غیر متقی اور گنہگار کیوں نہ سمجھا جائے اس میں کیڑے نکالنا منع ہے۔ حتیٰ کہ اس کے پیچھے نماز بھی ہو جاتی ہے کیونکہ نماز کو قبول کرنے والا اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔ اگر کسی کے نزدیک امام میں کوئی نقص ہے تب بھی اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے نماز قبول ہو جاتی ہے کیونکہ امام اپنے اعمال کا بوجھ اٹھائے گا اور مقتدی اپنا اٹھائیں گے۔

حضور نے ڈسپلن کی مختلف پیرایہ میں تشریح کرنے کے بعد فرمایا اگر کوئی شخص جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کی مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ احمدیت میں بغاوت نہیں چل سکتی کیونکہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور اسلام کا مطلب ہے اطاعت۔ بغیر اطاعت نہ زندگی میں کوئی نظم و ضبط پیدا ہوگا اور نہ جماعتی طور پر ترقی کر سکیں گے۔ پس باغیانہ رویہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے آدمیوں کی سزا یہی ہے کہ ان سے کہہ دیا جائے کہ آپ ہماری سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیں اور نہ ہمارے ساتھ کوئی تعلق رکھیں۔

ضمناً ایک پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ اگر کوئی احمدی کسی عہدہ دار کے ہاتھوں دکھ اٹھائے جس کے متعلق وہ یہ سمجھے کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کے مفاد کو نقصان پہنچے گا تو اسے چاہیئے کہ پبلک میں اس کے خلاف باتیں نہ کرے اور نہ اس کے مقام کو گرانے کی کوشش کرے لیکن ذاتی طور پر ایسے عہدیدار کو بتا دیا جائے کہ تمہارا یہ موقف جماعت کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے پھر بھی وہ اپنے رویہ پر اصرار کرتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ معاملہ بہت اہم ہے اور مقامی طور پر اس کی اصلاح احوال کی کوئی صورت نہیں تو مقامی جماعت کی معرفت خلیفۂ وقت کو لکھیں اس کا آپ کو حق ہے۔ خلیفۃ المسیح اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ نے اس کی بیعت کی ہوئی ہے اس سے آپ کا غیر معمولی تعلق ہے لیکن درمیانی واسطے چھوڑ کر براہ راست خلیفۂ وقت کے پاس پہنچ جائیں اس سے اگرچہ میں منع نہیں کرتا لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسے معاملات کو زیادہ سے زیادہ مقامی طور پر نپٹانے کی کوشش کریں یا پھر وکالت تبشیر اور اگر کوئی مالی معاملہ ہے تو وکالت مال کو لکھیں ان کے بعد وکالت علیا کو لکھیں لیکن جماعت کے اندر پارٹی بازی کہ فلاں بڑا بزرگ ہے یا فلاں امتیازی حیثیت کا مالک ہے اسے کچھ نہ کہو یہ غلط طریق ہے۔

حضور نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ اس روز کی مجلس کی کیسٹ تیار کر کے تمام احمدیوں کو انفرادی طور پر دی جائیں یا ان کے اجتماع میں سنوادی جائے۔ وہ جماعتیں جو مرکز کی نظروں سے اوجھل اور بہت دور ہوتی ہیں ان میں بعض دفعہ کئی کئی چیزیں راہ پا جاتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اس لئے قبل اس کے کہ ایسی چیزیں قدم جمائیں اور جماعت کو نقصان پہنچائیں ان کا بروقت تدارک ضروری ہے۔

اظہار تشکر

سنگاپور میں حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں جماعت احمدیہ سنگاپور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ بعد میں حضور محترم محمد عبد الحمید سالکین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنگاپور کی دعوت کو منظور فرماتے ہوئے رات کے کھانے پر ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ان ہر دو مواقع پر انڈونیشیا اور ملائیشیا کے وفود بھی دعوت میں شامل ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں بعض معززین شہر بھی دعوت میں شریک ہوتے رہے جن سے حضور تبادلہ خیال بھی فرماتے رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سنگاپور کے قائد عبد المطلب مدنان صاحب کی زیر قیادت تمام خدام بڑی مستعدی نہایت اخلاص اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ اور خدمت و پیار کے جذبہ سے حضور کی خدمت و تواضع میں مصروف رہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور قافلے کے دیگر اراکین کو ہوٹل سے دن میں کئی کئی بار مسجد احمدیہ تک لے جانے اور واپس لانے کے لئے خدام معہ اپنی کاروں کے ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ سنگاپور میں حضور کی کار ڈرائیو کرنے کا شرف ایک مخلص خادم احمد مرتضیٰ بن محمد کے حصہ میں آیا۔ علاوہ ازیں خدام ہوٹل میں الگ طور پر ایک کمرہ لے کر دن رات ڈیوٹیاں دیتے رہے اور خدمت کے ہر موقع اور حصول برکت کی ہر گھڑی پر وہ مستعد رہے اسی طرح سنگاپور کی لجنہ اماء اللہ بھی شکریہ کی مستحق ہے جنہوں نے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا بالخصوص جب حضور اور آپ کے قافلہ کا کھانا تیار کرنے کی سعادت ملی تو ان بہنوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور انہوں نے اس خدمت کا بہترین حق ادا کیا۔ ایسے تمام خدام اور مستورات جنہوں نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تبلیغی سفر میں خدمات کے عمدہ نمونے پیش کئے ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

"دینی غرض کی بجا آوری میں پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے

وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا!"

فرمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ تبلیغ رسالت جلد ۔۔۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم و مغفور کی یاد میں

از محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ـــــ سکندرآباد

جیسا کہ تمام احباب جماعت کو علم ہے کہ جید عالم دین جن کو اللہ تعالیٰ نے ۴۸ سال تک سلسلہ حقہ کی بے نظیر خدمات بجالانے کی توفیق عطا کی وہ ۹ رظہور (اگست) کو ایک اچانک حادثہ کے سبب سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جب حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو اس الم ناک حادثہ کا علم ہوا تو آپ مرحوم کے پسماندگان کی تعزیت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ مولانا عبد المالک خان صاحب نے شہادت کا مقام پایا مختلف ریزولیشن جو اس وقت مرکز کے اداروں نے اس غم زدگی کے اظہار میں پاس کئے ان کے مطالعہ سے مولانا عبد المالک خان صاحب کی عظیم شخصیت نمایاں طور پر دا ضح ہو جاتی ہے۔

ہمارا خاندان مرحوم و مغفور سے خاندانی تعلق کے علاوہ سمدھی ہونے کا بھی فخر ہے اور اسی برکت سے عزیزہ فرحت بیگم اپنے والد مرحوم کی تربیت یافتہ خاتون ہے اور آپ کے اوصاف حمیدہ سے رنگین ہے ایک عرصہ دراز سے لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کی نائب صدر اور اب صدر کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں عزیزم حافظ صالح محمد صاحب اور ان کے بچوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال کرے آمین۔

پارٹیشن سے قبل مرکز نے چند سال کے لئے مولانا عبد المالک خان صاحب کو حیدرآباد سکندرآباد کا مبلغ مقرر فرمایا تھا۔ مختصر عرصہ میں جو دینی خدمات اللہ تعالیٰ نے آپ کو بجالانے کی توفیق عطا کیں وہ حیدرآباد کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو اسی طور سے اجاگر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تبلیغ کے میدان میں ماہر فن بنا دیا اور جو کوئی بھی آپ کی صحبت میں آتا وہ آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تبلیغ میں آپ کا یہ اصول تھا کہ معترض کے سوال کا تسلی بخش جواب دینے اور اسے پوری طرح مطمئن کرنے کے بعد ہی کسی اور موضوع پر تبادلہ خیالات کی طرف توجہ فرماتے۔ چنانچہ خاکسار کو اس کا ذاتی تجربہ حاصل ہے سکندرآباد میں ایک جید عالم جناب شیخ حیدر صاحب تھے وہ اکثر خاکسار کو کہا کرتے تھے کہ انہیں ہماری جماعت کے دیگر مبلغین سے ملنے کا موقعہ ملا اور ان سے گفتگو بھی رہی تھی مگر مولانا عبد المالک خان صاحب کی تبلیغ کا طرز نرالہ ہے۔ معترض کے سوال کا تسلی بخش جواب دینا کوئی معمولی بات نہیں مگر آپ اس فرض تبلیغ کو نہایت ہی سنجیدگی اور عالمانہ انداز سے سرانجام دیتے تھے۔

عاجز نے جو تاثر آپ کی اس طرز تبلیغ سے حاصل کیا وہ یہ ہے کہ ایک مبلغ کے لئے جہاں دینی معلومات میں وسعت ہونی چاہئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر بھی کافی عبور ہونا لازمی ہے۔ اب جبکہ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو مبلغ اور داعی الی اللہ بننا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم سب میں مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم و مغفور جیسا دینی جوش اور تبلیغی ولولہ پیدا ہو۔ آمین۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا کرے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر عطا کرے اور اس عظیم صدمہ کو ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری اعلان بابت انتخاب قائدین مجالس

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے امسال بھارت کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کے انتخاب عمل میں آنے تھے یکم نومبر ۸۳ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے مگر تا حال بعض مجالس کی طرف سے قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہذا جن مجالس میں تا حال انتخاب نہیں ہوا وہاں کے صدر صاحبان اولین فرصت میں انتخاب کروا کر رپورٹ بغرض منظوری دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ کی تشریح

مرسلہ محترم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی - امریکہ

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد چہارم میں زیر لفظ عیسیٰ ایک طویل مبسوط مضمون لکھا گیا ہے۔ اسی ضمن میں وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ اس جملہ کے معنی اور تشریح کرنے میں مفسرین کو بہت دقت اور مشکل پیش آئی انگریزی میں اس کے معنی انسائیکلوپیڈیا میں یہ لکھے ہیں۔ It seemed thus to them یعنی یہودیوں نے یہ تاثر لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ یہ معنی معقول ہیں۔ یہی معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان میں کئے ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر رہا ہے جس سے جماعت احمدیہ کے اعتقادات کی تشریح ہو جاتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا میں اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ ۴۳ : ۶۲ کے مندرجہ ذیل معانی بیان کئے گئے ہیں۔

۱- (عیسیٰؑ) خاص وقت کے لئے علم ہے۔

۲- دوسری قرأت وانّہ لعلم۔ وہ (عیسیٰؑ) خاص وقت کے لئے نشان ہے

۳- تیسری قرأت وانہ لذکرٌ وہ (عیسیٰؑ) خاص وقت کے لئے وارننگ Warning ہے

۴- اِنَّہٗ کی ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

ربوہ ۲۸ر اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ اجتماع انصار اللہ کی وجہ سے اس کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی۔ حضور نے نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ اور جماعت پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔

(منقول از الفضل ۲۹/۱۰/۸۳)

تقریب شادی

مورخہ ۲/۱۱/۸۳ کو مکرم پرویز احمد صاحب طاہر ولد مکرم ... صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل مورخہ ۲/۱۱/۸۲ کو موصوف کا نکاح عزیزہ مکرمہ ... بیگم صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب مرحوم کے ساتھ بعد نماز ... مسجد مبارک میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر ... نے بعوض مبلغ ۴۰۰۰/- روپے حق مہر پڑھا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم شیخ عبد الحمید صاحب ... امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات ... لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے دلہن کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم قائمقام امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس شادی کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں

(ادارہ)

کیا آپ مع اہل و عیال وقف جدید کی مالی تحریک میں حصہ لے رہے ہیں اگر نہیں تو جلد شامل ہو کر ثواب کے مستحق بنیں

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

صداقتِ اسلام کا عالمی نشان

خلفائے احمدیت کے ذریعہ تعمیر مساجد کی بین الاقوامی جدوجہد

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ـــــ ربوہ

گیارہویں صدی ہجری کے شہرۂ آفاق مفسر محدث اور عالم ربانی حضرت محمد بن عبد الرسول البرزنجی رحمہ اللہ تعالیٰ (۱۰۴۰ھ ـ ۱۱۰۳ھ / ۱۶۹۱ء) آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے، اوران صلحاءِ امت میں سے تھے جنہوں نے ہمدان، بغداد، دمشق، قسطنطنیہ، مصر اور مدینہ طیبہ میں علوم اسلام کی اشاعت کے لئے سنہری خدمات سرانجام دیں اور بالآخر مدینہ منورہ ہی کی مقدس خاک میں دفن کئے گئے۔ حضرت علامہ برزنجی ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے مؤلف تھے جن میں کتاب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" کا ہمارے زمانہ کے ساتھ براہ راست گہرا تعلق ہے وجہ یہ کہ حضرت علامہ موصوف نے اس کتاب میں ظہور مہدی موعودؑ کے متعلق اسلامی لٹریچر سے بہت سی پیشگوئیاں کمال جامعیت کے ساتھ محفوظ کر دی ہیں اس دور میں جبکہ ان خبروں کا ایک خاصا حصہ کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو چکا ہے یا اس کے وقوع پذیر ہونے کے واضح آثار صاف دکھائی دے رہے ہیں، ان کا مطالعہ ہر عاشقِ رسول عربیؐ کو یقین کے اس بلند معیار تک پہنچا دیتا ہے کہ اسلام بلاشبہ خدائے عزوجل کا آخری دین اور زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی اور جلال کے ابدی تخت پر بیٹھنے والے واحد نبی ہیں اس کتاب میں مہدی موعودؑ کے بارہ میں یہ زبردست پیشگوئی بھی موجود ہے کہ آپ دنیا میں ہر جگہ **مسجدیں تعمیر کرائیں گے۔** چنانچہ حضرت علامہ برزنجی تحریر فرماتے ہیں:-

"انہ تفتح الدنیا کلھا کما
فتحھا ذو القرنین وسلیمان
ویدخل جمیع الآفاق کما فی
بعض الروایات ویبنی المساجد
فی سائر البلدان"

("الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مصر طبع اول)

یعنی حضرت مہدی علیہ السلام ساری دنیا کو اسی طرح فتح کر لیں گے جس طرح حضرت ذوالقرنین اور سلیمان علیہما السلام نے فتح کیا تھا سارے آفاق میں آپ داخل ہوں گے جیساکہ بعض روایات میں آیا ہے اور سب شہروں میں مساجد بنائیں گے۔ مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب قنوجی مشہور اہلحدیث عالم نے ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۵ء یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مہدی مسعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت سے قریباً ۱۵ سال قبل اپنی کتاب "حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" کے صفحہ ۳۸۱ پر اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ فرقہ امامیہ کے قدیم لٹریچر میں بھی اسی نوع کی خبر ملتی ہے بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ ایک ایسی مسجد بھی حضرت مہدی موعودؑ تعمیر کرائیں گے جس کے ہزار دروازے ہوں گے۔ نیز یہ کہ آپ دنیا کی تمام مساجد کو شرعی اصول پر کردیں گے۔ ہر بدعت کو ختم کر دیں گے اور ہر سنت قائم فرمائیں گے۔

(اعلام الوریٰ۔ ارشاد مفید، نور الابصار بحوالہ "چودہ ستارے" صفحہ ۴۸۷ از فخر العلماء حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروی)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں خدا سے علم پاکر مہدی امت ہونے کا دعویٰ فرمایا اور رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ (مطابق مارچ اپریل ۱۸۹۴ء) میں حضرت باقر علیہ السلام کی حدیث دارقطنی کے عین مطابق چاند سورج کا گرہن لگا۔ جس پر حضور نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "نور الحق" حصہ دوم میں اس گرہن کی آسمانی فلاسفی پر روشنی ڈالتے ہوئے دنیا بھر میں یہ منادی فرمائی کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں نظام خیر کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا ہے اور اب تعمیر مساجد اور افواج در افواج کے دین ربانی میں داخل ہونے کا زمانہ قریب آن پہنچا ہے چنانچہ فرمایا:-

خدا تعالےٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں قرآن نازل کیا ہے۔ پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینہ میں لیلۃ القدر ہے اور روزہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہؤا کہ عنایت الٰہیہ رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان اسی مہینہ ہؤا پس اس سے ثابت ہؤا کہ خدا تعالےٰ اعانت نظام کیلئے تاریکی کے انتہاء کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف جلالی اور جمالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشأۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے۔ اور نیز مساجد کی تعمیر اور دین کی خرابی کے لئے اور اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آئیں گی۔ اور مسیحی نور دجالی حیلوں سے بڑھ جائینگے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائیگا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی۔

(نور الحق حصہ ثانیہ صفحہ ۴۲-۴۳ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

تعمیر مساجد کے اس عالمی نظام کی خبر اُس زمانہ میں دی گئی جبکہ تحریک احمدیت ہندوستان کے چند شہروں اور بستیوں میں محدود تھی اور ملک بھر میں مخالفت اور تکفیر کا بازار گرم تھا اور بیرونی مساجد میں کسی مسجد کا بنانا تو ایک طرف رہا مظلوم اور کمزور احمدیوں کو ان مساجد سے بھی چن چن کر نکال باہر کیا جار ہا تھا جن میں وہ قبل از بیعت نمازیں ادا کرتے آرہے تھے اوران میں سے بعض کئی ایسی تھیں جن کی تعمیر میں اُن کا اور اُن کے آباء و اجداد کا بھاری دخل تھا۔ اور اس بارے میں نہ صرف تشدد انگیز رویہ اختیار کیا جاتا تھا بلکہ اختلاف نظریات کے باب میں نام نہاد مذہبی راہنما اسلامی اخلاق و شائستگی کا دامن بھی چھوڑ چکے تھے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء ہند کے نام "الصلح خیر" کا اشتہار دیا جس میں درد مند دل کے ساتھ تحریر فرمایا کہ:-

"اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہو جائیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس وقت مخالف علماء کا نرمی اختیار کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ تقویٰ دکھلانے کا آج ہی دن ہے جب کہ یہ فرقہ دنیا میں بجز چند ہزار انسان کے زیادہ نہیں۔"

(اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۱ء)

اس محبت بھری دعوتِ مصالحت کے جواب میں بعض شدید معاندین نے طنزاً لکھا:-

"باعث اس صلحنامہ کا یہ ہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت خوار و ذلیل ہوئے۔ جمعہ و جماعات سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں حکماً روکے گئے تو نہایت تنگ ہو کر مرزا قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں تب مرزا نے ان کو کہا کہ صبر کرو میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں۔ اگر صلح ہو گئی تو مسجد بنانے کی کچھ حاجت نہیں" صفحہ ۔

نیز لکھا:-

"تم اور تمہارے حواری......
نہ مسجدوں میں جا سکو نہ مجلسوں میں..
.....عنقریب انشاء اللہ نشان تک نہ رہے گا۔ جیسا کہ تمہارے بھائیوں، مسیلمہ، واسود ابوجہل و فرعون و ہامان وغیرہم کا"

("الٰہامِ رحمانی و مسیلمہ قادیانی" صفحہ ۵، ۲ مؤلف مولوی عبد الاحد خانپوری۔ مطبع چودھویں صدی راولپنڈی سنہ ۱۹۰۱ء)

مخالفت کے ان ہولناک طوفانوں میں بھلا کون خیال کر سکتا تھا کہ احمدیت کی کشتی سلامت رہ سکے گی؟ کس کے وہم و گمان اور تصور و خیال میں آسکتا تھا کہ جس جماعت کو اپنے ملک میں اپنی بنائی ہوئی مسجدوں سے محروم کیا جارہا ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ آسمانی نوشتوں کے مطابق دنیا کے تمام ممالک اور تمام بڑا عظموں میں نہایت کثرت کے ساتھ خدا کے گھر بنانے کی توفیق بخشے گا۔ اور رفتہ رفتہ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہر جگہ ان کی اذانوں سے فضائیں گونج اٹھیں گی۔ یقیناً بظاہر حالات یہ ناممکنات و محالات میں سے تھا مگر اسلام کے زندہ اور قادر و توانا اور سچے وعدوں والے خدا نے اس ناممکن الوقوع امر کو ایسے محیر العقول اور شاندار اور روح پرور رنگ میں پورا فرمایا کہ اپنے ہی نہیں بیگانے بھی انگشت بدنداں ہیں بطور نمونہ چند اذکار و آراء ملاحظہ ہوں:-

اوّل: مریدی مکتبِ فکر کے مشہور اہل قلم علامہ ارشد القادری تحریر فرماتے ہیں:-

"دنیا کے جن مختلف حصوں میں قادیانی جماعت نے مساجد تعمیر کی ہیں...
...اُن کی تفصیل یہ ہے انڈونیشیا،

میں ۴۴۔ گولڈ کوسٹ میں ۱۵۱۔ نائیجیریا میں ۱۹۔ سیرالیون میں ۲۵۔ امریکہ میں ۲ مشرقی افریقہ میں ۲۔ ملایا میں ۲۔ ماریشس میں ۱۔ شام میں ۱۔ فری ٹاؤن میں؛ ہالینڈ میں ۱۔ انگلستان میں ۱۔"

(جماعت اسلامی صفحہ ۹۰-۹۱ مطبوعہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۵ء کراچی)

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ اعداد و شمار مدتوں قبل کے ہیں۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے اس کے بعد درجنوں شاندار مسجدوں کا اضافہ ہو چکا ہے روزنامہ "نوائے وقت" (راولپنڈی) مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کے مطابق صاحبزادہ مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے راولپنڈی پریس کانفرنس کی روداد میں یہ انکشاف فرمایا کہ جماعت احمدیہ **پانچ سو مسجدیں تعمیر کرا چکی ہے** اور اب تو ان کی تعداد سات سو سے اوپر ہو چکی ہے۔

پنجم:۔ دیوبندی مسلک کا ترجمان ماہنامہ "الحق" (اکوڑہ خٹک) بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء جماعت احمدیہ کی غیر ملکی مساجد کا ذکر کرتے ہوئے نہایت غیظ و غضب اور تعصب بھرے الفاظ میں لکھتا ہے

۱۔ کوپن ہیگن میں ارتداد کا اس قدر زور و شور ہے کہ وہاں مرتد مستورات نے اپنے ذاتی چندہ سے ایک مسجد بنائی ہے۔ اس مسجد کا نام **مسجد نصرت جہاں** ہے یہاں پر یہ کس بری طرح سے دوسرے مذاہب پر اثر انداز ہو رہے ہیں اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ڈنمارک میں چرچ سوسائٹی نے ایک اسلامی کمیشن مقرر کیا ہے جس کی ایک کمیٹی مرزائیت پر ریسرچ کر رہی ہے۔

۲۔ غانا میں پچھلے ہی ان کا قادیانی اثر و رسوخ ہے اس پر طرہ یہ ہے کہ اب وہاں یہ مزید اپنی عمارات بنا رہے ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں ایک عظیم مسجد کا انہوں نے سنگ بنیاد رکھا تھا جو بروننگ اہافو ریجن سے جماعتی مرکز کی مسجد کہلاتی ہے۔"

۳۔ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ان مرتدین نے ۱۹۵۹ء میں جماعت کی بنا رکھی تھی اور اس کے ساتھ ہی اپنے آبا انگریز بہادر کی سنت پر چلتے ہوئے انہوں نے مسجد اور دفتر کی صورت میں اپنے اڈوں کی تعمیر بھی شروع کر دی جس کی دس سالہ تقریب ۱۹۶۹ء میں بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی اس دس سالہ تقریب کا آخری اجلاس ۱۸ر اپریل کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں ہالینڈ، سپین، سویڈن اور برطانیہ کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔ توجہ طلب بات ان دس سالہ تقریبوں میں یہ ہے کہ تقریبات کی تمام کارروائی ٹیلیویژن اور ریڈیو اسٹیشنوں کے علاوہ تمام ملکی اخبارات نے بھی نشر کی۔

سوم:۔ مولانا عبدالرحیم اشرف مدیر "المنبر" اعتراف حق کرتے ہوئے رقمطراز ہیں (یاد رہے مولانا اپنے مسلک کے اعتبار سے اہلحدیث سے قریب تر ہیں):۔

"قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اولین اہمیت اس جدوجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر مسلم ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں تثلیث کو باطل ثابت کرتے ہیں سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں ان ممالک میں مساجد بناتے ہیں۔" (المنبر ۲ر مارچ ۱۹۵۶ء ص ۱۰)

چہارم:۔ ہفت روزہ "ہماری زبان" علی گڑھ ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۸ء کے پرچہ میں جماعت احمدیہ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا

"موجودہ زمانہ میں احمدی جماعت نے منظم تبلیغ کی جو مثال قائم کی ہے وہ حیرت انگیز ہے ...... لٹریچر مساجد اور مدارس کے ذریعہ یہ لوگ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے دور دراز گوشوں تک اپنی کوششوں کا سلسلہ قائم کر چکے ہیں جس کی وجہ سے غیر مسلم جماعتوں میں ایک گونہ اضطراب پایا جاتا ہے۔"

(بحوالہ کتاب "جماعت اسلامی" ص ۸۹ از علامہ ارشد القادری ناشر مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی)

مساجد جن کا سنگ بنیاد یا افتتاح خلفائے احمدیت نے کیا

سبحان اللہ! امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں جو عظیم الشان پیشگوئی تعمیر مساجد اور اشاعت اسلام کی نسبت فرمائی تھی کس طرح حرف بحرف پوری ہوتی نظر آ رہی ہے جماعت احمدیہ کی ممالک بیرون میں تعمیر شدہ ہر مسجد انوار قرآنی کے پھیلانے کا مرکز ہے مگر ان تاریخی مساجد کو خاص عظمت و اہمیت حاصل ہے جن کی بنیاد یا افتتاح خلفائے احمدیت کے مبارک و مقدس ہاتھوں سے ہوا ہے۔ کیونکہ ان کا وجود حضرت مسیح موعود و مہدی موعود ہی کا مقدس وجود ہے۔ بہر کیف یہ تاریخی مساجد[1] حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مسجد فضل لندن (حضرت مصلح موعودؓ نے بیس ربیع الاول ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو بنفس نفیس اس کا سنگ بنیاد نصب فرمایا)۔

۲۔ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء کو اس کا افتتاح فرمایا)

۳۔ مسجد ناصر سویڈن (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۰ شعبان ۱۳۹۵ھ بمطابق ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا اور ۲۲ شعبان ۱۳۹۶ھ بمطابق ۲۰ر اگست ۱۹۷۶ء کو افتتاح فرمایا)

۴۔ مسجد نور اوسلو ناروے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۸ر رمضان ۱۴۰۰ھ بمطابق یکم اگست ۱۹۸۰ء افتتاح فرمایا)

۵۔ مسجد بشارت پیڈرو آباد سپین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۸ر ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ کو اس کا سنگ بنیاد رکھا اور ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے ۲۱ر ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس کا مبارک افتتاح عمل میں آیا)

۶۔ المسجد بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پچھلے ماہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۳۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس مسجد کی بنیاد رکھی) آسٹریلیا کی اس پہلی مسجد کی تقریب بنیاد کی نسبت (راولپنڈی) کے روزنامہ "حیدر" نے ۳۰ر ستمبر کے پرچہ میں حسب ذیل خبر شائع کی

آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد

راولپنڈی ۲۹ر ستمبر (پ پ ا) بین الاقوامی جماعت احمدیہ کے امام صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مشرق بعید کے ممالک سنگاپور اور جزائر فجی کے ممالک کا تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل کرنے کے بعد تیسرے مرحلہ میں آج کل آسٹریلیا کا دورہ کر رہے ہیں جہاں سڈنی کے مقام پر آپ کل مورخہ ۳۰ر ستمبر کو ۵۰ لاکھ روپیہ کے خرچ سے تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی عظیم مسجد بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔" (ح۔ کالم ۲)

یہی خبر اخبار "جنگ" (راولپنڈی) نے "جماعت احمدیہ کے رہنما کا دورہ" کے عنوان سے اگلے دن یکم اکتوبر ۱۹۸۲ء کو صفحہ ۲ پر اشاعت پذیر ہوئی۔

"المسجد بیت الہدیٰ" کے سنگ بنیاد کی تقریب کے اختتام پذیر ہونے پر اخبار "حیدر" (راولپنڈی) نے ۲ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں لکھا۔

"آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد"

راولپنڈی یکم اکتوبر (پ۔ ر) جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے گزشتہ روز آسٹریلیا میں سڈنی کے مقام پر جماعت کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا یہ مسجد اور مشن ہاؤس ۲۵ ایکڑ قطعہ اراضی پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی تعمیر پر ۵۰ لاکھ روپیہ لاگت آئے گی سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد نے کہا **کہ اس گھر سے آسٹریلیا کے علاوہ گرد و نواح کے ممالک اور جزائر میں خدا کی واحدنیت اور اسلامی انوار کی اشاعت ہوگی۔** مرزا طاہر احمد مشرق بعید کے ممالک سنگاپور اور جزائر فجی کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ان دنوں آسٹریلیا کا تبلیغی و تربیتی دورہ کر رہے ہیں وہ بعد میں سری لنکا بھی جائیں گے۔"

اسی طرح اخبار "نوائے وقت" راولپنڈی (۱۶ر اکتوبر ۱۹۸۲ء) نے حسب ذیل خبر دی۔

۲۵ ایکڑ پر جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر

راولپنڈی یکم اکتوبر (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے گزشتہ روز آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ۲۵ ایکڑ اراضی پر "مسجد بیت الہدیٰ" کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں آسٹریلیا جماعت کے صدر ڈاکٹر اعجاز الحق، مولوی محمد حسین مقامی اراکین جزائر فجی اور انڈونیشیا کے نمائندگان نے شرکت کی

المسجد بیت الہدیٰ کو یہ امتیازی شان حاصل ہے کہ جب ان پہلی ۵ مساجد مغربی ممالک میں تعمیر ہوئیں وہاں اس کی بنیاد مشرق بعید کے براعظم میں رکھی گئی ہے۔ اور اب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو منصہ شہود پر لانے میں کوئی بڑی سے بڑی مادی طاقت بھی مزاحم نہیں ہو سکتی کہ

"یفتح اللہ لہ شرق الارض وغربھا"

(بحار الانوار جلد ۱۳ فارسی ص ۱۵ از علامہ مجلسی)

یعنی اللہ تعالیٰ مہدی موعود کے لئے زمین کے مشرق و مغرب فتح کر دے گا۔ مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر انکشاف ہوا مستقبل میں اسلام کے لئے جو عالمگیر فتح مقدر ہے وہ اسلام کی روحانی تلوار اور دلائل کی تلوار سے ہوگی۔ اور روحانی ہوگی نہ کہ ظاہری اور مادی ہتھیاروں سے چنانچہ فرماتے ہیں

"میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دیوے کہ کالعدم کر دیوے"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۵ حاشیہ)

—— ✻ ——

[1] افریقہ کی بعض مساجد اس کے علاوہ ہیں۔

اُنگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

از محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ سلطان آباد بنت حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور

بہت سے عقیدت مند مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۸۳ء کے اس حادثہ جانکاہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں جو سلسلہ کے فدائی خادم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور کو پیش آیا۔ ذیل میں اس حادثہ کی سُنی ہوئی تفصیل درج کر رہی ہوں جو واقعاتی ہے۔ پیارے اباجان کی سیرت و سوانح کا تذکرہ میں نے علیحدہ مضمون میں کیا ہے جو بعد میں پیش خدمت کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

تقدیر کیا کرتی ہے مبہم سے اشارے
کشتی کوئی منجدھار میں ڈوبے کہ کنارے

مورخہ ۱۸ اگست جمعرات کا دن تھا۔ پیارے اباجان حسب معمول اپنے دفتر گئے ہوئے تھے۔ لیکن وہاں سے گھر واپس آنے میں کافی دیر ہوئی اور تقریباً پانچ بجے شام وہ گھر واپس آئے۔ امی جان نے ان سے دیر سے آنے کا سبب پوچھا تو بتایا کہ چند ملاقاتی آگئے تھے اس لئے دیر ہوئی۔ اس وقت تک انہوں نے دوپہر کا کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ پیاری امی نے کھانا کھلایا۔ اتنی دیر میں مغرب ہو چلی تھی۔ مغرب کی نماز کو تشریف لے گئے۔ نماز پڑھ کر آئے تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنے لگے۔ امی جان نے ان سے کہا "آپ آج سارا دن کام کرتے رہے ہیں تھک گئے ہونگے۔ اب آرام کرلیں" فرمانے لگے "اب تھوڑی دیر میں عشاء کا وقت ہو جائیگا اس لئے یہ نماز پڑھ کر ہی آرام کرونگا"۔ چنانچہ کچھ دیر امی سے اور چھوٹی بہن فضیلت سے باتیں کیں۔ امی نے ان کے کپڑوں کے بارے میں استفسار کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ "جو مرضی ہو وہ رکھ دیں۔ کوئی اچھی شیروانی رکھیں کیونکہ مجھے کل وہاں جمعہ پڑھانا ہے"۔ امی جان نے انکے کپڑوں کی پیکنگ کی۔ امی سے فرمایا "تم بھی ساتھ چلو۔ موٹر تو جا ہی رہی ہے تمہیں لاہور میں اپنے بھائی کے گھر چھوڑ دونگا۔ اور میں آگے قصور کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ فضیلت بھی چلے۔ تم لوگوں کو کچھ change مل جائیگا"۔

امی بتاتی ہیں کہ نہ معلوم کیوں اس دن مجھے سفر پر جانے کی مرضی نہیں تھی۔ اور نہ ہی میں فضیلت کو بھیجنا چاہ رہی تھی۔ لیکن جب اباجان نے اس قدر محبت اور اصرار سے چلنے کے لئے کہا تو وہ آمادہ ہوگئیں۔ اس سفر میں علاوہ میری والدہ صاحبہ اور چھوٹی بہن فضیلت اور بھانجی نزہت کے میری اور دو ماموں زاد بہنیں لبنیٰ اور آصفہ بھی جو تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کی غرض سے ربوہ آئی ہوئی تھیں ساتھ تھیں۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر اباجان سو گئے۔ نصف شب کو ایک بجے کے قریب ان کے گھر کی گھنٹی بجی۔ یکدم اُٹھ بیٹھے اور جلدی جلدی ننگے پاؤں ہی دروازے کی جانب بڑھے۔ امی جان بھی جاگ گئی تھیں۔ اباجان نے دروازہ کھولا تو دیکھا بشریٰ خالہ جو میری بہن شوکت کی خوشدامن ہیں، کھڑی تھیں۔ انہوں نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں اباجان سے کہا کہ چچا صاحب پتہ کریں کہ لطیف میاں آج اب تک گھر کیوں نہیں آئے۔ اباجان نے ان کو تسلی دی اور فرمایا آپ گھر جائیں میں ابھی پتہ کر کے آتا ہوں (انکا اور اباجان کا گھر ساتھ ساتھ ہے) چنانچہ اباجان اندر آئے جوتے پہنے چھڑی اُٹھائی اور چلے باہر۔ امی جان نے پوچھا کہ کون تھا؟ اور یہ آپ آدھی رات کو کہاں چلے ہیں؟ اباجان نے وجہ بتائی اور نکل کھڑے ہوئے۔ باہر نکل کر سوچ رہے تھے کہ لطیف میاں کا پتہ کہاں سے لیا جا سکتا ہے۔ اتنے میں دیکھا کہ چند لوگ ان کے مکان کی جانب بڑھے چلے آرہے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ کارکنان بہشتی مقبرہ تھے اور اباجان کو چونکہ وہ صدر مجلس کارپرداز تھے بلانے کیلئے آئے تھے۔ باہر سے کوئی جنازہ آیا تھا اور کچھ حساب کتاب دیکھنا تھا۔ ان احباب سے اباجان نے دریافت کیا کہ آیا لطیف میاں وہاں ہیں تو پتہ چلا کہ وہ وہیں ہیں۔ لطیف بھائی کی والدہ صاحبہ کو اطلاع دی اور فرمایا "گھبرائیں نہیں میں ابھی جاکر ان کو بھیج دیتا ہوں"۔ یہ اطلاع دے کر ان کارکنان کے ساتھ چل پڑے۔ دفتر بہشتی مقبرہ پہنچے۔ دیکھا تو وہاں لطیف بھائی موجود تھے۔ ان کو ہلکی سی سرزنش کی کہ رات گئے تک بغیر گھر میں اطلاع دیئے باہر رہنا نامناسب ہے۔ پھر شفقت سے ان کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا آپ فوراً گھر چلے جائیں آپ کی والدہ بے چین ہیں۔ اور خود اس جنازے کی تفصیلات پر غور کرنے لگے۔ یہ تمام رات کی تقریب تھی یعنی ان کی زندگی کی آخری رات جب وہ رات گئے تک خدمت خلق کے کاموں میں جُتے ہوئے تھے۔ چار بجے صبح وہ گھر تشریف لائے۔ پھر امی نے ان کو تاکید کی کہ اب تو آپ آرام کرلیں صبح آپ نے سفر کرنا ہے۔ آپ کی نیند اس قدر اُچاٹ ہوئی ہے۔ میں سوچتی ہوں قدرت ان کی اس فکر پر ضرور مسکرا رہی ہو گی کہ وہ جسے آرام سے سو جانے کی تلقین کر رہی تھیں اگلے دن دوپہر ہوتے ہمیشہ کی نیند سو جانے والا تھا۔ پیارے اباجان نے فرمایا "اب تو نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ میں نماز سے فارغ ہو کر آرام کرونگا"۔ چنانچہ مسجد گئے۔ نماز فجر ادا کی۔ یہ اُن کی آخری نماز تھی جو انہوں نے مسجد مبارک میں ادا کی ہے۔ ادھر امی جان نے بھی گھر میں نماز فجر ادا کی اور امی بتاتی ہیں کہ اس روز ساری دُعائیں بس اباجان کے لئے ہی کیں۔ نماز پڑھنے کے بعد گھر آکر اباجان سو گئے کچھ دیر کے لئے اور امی کو تاکید کی کہ "میں زیادہ سو جاؤں تو مجھے اُٹھا دینا کیونکہ سفر پر جانا ہے"۔ امی جان نے انہیں سات بجے جگا دیا۔ غسل کیا اچھے تیار ہوئے اچھا لباس زیب تن کیا پھر ناشتہ کیا۔ امی نے اُن سے کہا آج آپ زیادہ دودھ پی لیں تاکہ سفر میں آپ کو کمزوری محسوس نہ ہو۔ مسکرائے اور فرمایا "اچھا تم کہتی ہو تو پی لیتا ہوں"۔ چنانچہ ناشتہ سے فارغ ہو کر سب کو تاکید کرنے لگے کہ جلدی تیار ہو جاؤ۔ میں نماز جمعہ کے لئے وقت پر پہنچنا چاہتا ہوں۔ کار آٹھ بجے آچکی تھی۔ ہمیشہ ایک دفعہ دُعا کروا کر باہر نکل جاتے تھے اور گھر کو خود بند کرتے اور تالا چابی لگایا کرتے تھے۔ اس دن تین بار دُعا کروائی۔ پہلے ڈرائنگ روم سے نکلتے وقت فرمایا "آؤ دعا کرلیں"۔ سب نے مل کر دعا کی۔ پھر باہر صحن میں کھڑے ہو کر دوبارہ دُعا کروائی اور فضیلت کو تالا چابی دے کر خود باہر نکل آئے اور باہر کار میں دفتر لطیف صاحب کو گھر میں سونے کے لئے ٹھہرا دیں اور جب فضیلت گھر بند کر کے باہر آئیں تو تیسری مرتبہ پھر دُعا کروائی۔ اس بار دُعا میں محلہ کے بچے بھی جو ارد گرد جمع ہو گئے تھے شریک ہوئے۔ نیز ان کے ہمسائے میں ایک خاتون نے کھڑکی سے دیکھا کہ مولوی صاحب سفر پر روانہ ہو رہے ہیں اور دعا کرا رہے ہیں تو وہ بھی اپنے گھر ہی میں کھڑی دُعا میں شامل ہو گئیں۔ لیکن دُعا کے دوران دو بار دُعا توڑ کر وہ اندر گئیں اور پھر آئیں۔ دیکھا تو ابھی آمین نہیں ہوئی تھی وہ پھر شامل ہو گئیں۔ وہ بہن بتاتی تھیں کہ اس روز دُعا میں ان کا دل نہ لگا۔

بہرحال اباجان نے بھی دعا کروائی پھر موٹر میں بیٹھے۔ پچھلی سیٹ پر امی جان فضیلت لبنیٰ اور آصفہ بیٹھیں اور سامنے اباجان ننھی نزہت کو گود میں لے کر بیٹھے۔ راستہ بھر انہوں نے نزہت کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور عجیب اتفاق کہ حادثہ سے دس پندرہ منٹ قبل اس چھوٹی سی بچی کو پیچھے امی کو دیا تھا۔ اس میں بھی شاید خدا کی حکمت پوشیدہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس معصوم بچی کو بچانا چاہتا تھا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی اسے بچایا کہ اسے اتنے بڑے حادثہ میں ذرا سی خراش بھی نہ آئی۔ پھر یہ بچی ان کی نواسی تھی اپنی بیٹی کی امانت اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھ کر اباجان کو ان کی امانت داری پر حرف گیری سے بچالیا۔ الحمد للہ۔

دریں اثناء محلہ کے بعض بچوں نے اباجان سے پوچھا کہ "مولوی صاحب آپ کب واپس آئیں گے"۔ تو آپ نے جواب دیا "آج شام کو آجاؤں گا"۔ امی جان نے یہ جملہ سُن کر پوچھا کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ آج شام کیسے واپس آسکتے ہیں۔ آپ کا پروگرام تو تین دن کا ہے۔ تو امی کی بات سُن کر فرمایا "جمعہ ہی تو پڑھانا ہے۔ پڑھا کر شام کو واپس آجاؤنگا"۔ جب سب بیٹھ گئے تو کار روانہ ہوئی۔ صبح کا سہانا وقت تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اباجان آگے بیٹھے تھے اور حسب معمول درود شریف پڑھ رہے تھے۔ امی اور سب بہنیں کار میں پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کی آنکھ جھپک گئی تھی۔ اباجان کی کار چنیوٹ کے قریب سے گذری تو ایک احمدی صاحب ادھر سے کار میں گذر رہے تھے۔ انہوں نے اباجان کو سلام کیا اور اباجان نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور ہاتھ ہلایا۔ پھر اخبار خریدا اور اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ ان کا معمول تھا کہ جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے ڈرائیور کو باتوں میں لگائے رکھتے تاکہ وہ ہوشمندی سے کار چلائے اور اُسے سُستی یا اونگھ نہ آجائے۔ اس روز شومئی قسمت سے باتیں کرنے کے بجائے اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ اب ان کی کار چوہڑکانہ تک پہنچ چکی تھی۔ وہاں ایک پٹرول پمپ بھی قریب تھا۔ اور یہ سڑک کافی کشادہ ہے۔ حادثہ کا امکان کافی کم ہے۔ بشرطیکہ لاپرواہی نہ برتی جائے۔ اس سڑک تک پہنچکر ہماری کار کی رفتار قدرے تیز تھی۔ اور ڈرائیور بائیں جانب چلانے کے بجائے درمیان سڑک میں آگیا تھا۔ اباجان اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔ اس لئے انہوں نے نوٹ نہیں کیا۔ ورنہ ڈرائیور کو آنے والے خطرہ سے خبردار

آگاہ کرتے۔ پچھلی سیٹ پر خواتین سب سو رہی تھیں۔ ڈرائیور کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اونگھ آ گئی تھی جس کی بناء پر اس سے چوک ہو گئی۔ بہر حال قضا و قدر بہانہ ڈھونڈ رہی تھی۔ سامنے سے ایک بڑا ٹرک اپنے خوفناک ہوٹے کے ساتھ دندناتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ (پاکستان کے ٹرک دیکھکر خوف آتا ہے کہ ایک آدمی کے قد کے برابر آگے کا حصہ اونچا بنا ہوتا ہے اور سامنے لوہے کی نوکیلی بڑی سیخیں جنہیں ... کہتے ہیں لگی ہوتی ہیں۔ نیز سامنے کے حصہ پر لوہے کی بنی ہوئی پتلی پتلی پتیوں کی جھالر سی لگی ہوتی ہے جسے سریہ کہتے ہیں اور راستہ بھر اس کی چھن چھن سے کان پھٹنے لگتے ہیں۔ اور ہارن تو ایسے بجاتے ہیں کہ گویا صور اسرافیل پھونکا جا رہا ہو۔ غرض بڑے ہی بد وضع اور بھدے اور خوفناک طرز کے ٹرک ہوتے ہیں کہ اگر ان کے قریب سے کوئی چھوٹی کار گذرے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ سر پر موت امڈی چلی آ رہی ہے۔) دیکھتے ہی دیکھتے اس ٹرک نے جو سامنے سے آ رہا تھا اور تیز رفتار بھی تھا ابا جان کی کار کو ٹکر ماری۔ بس پھر کیا تھا آن واحد میں زلزلہ سا آ گیا اور اس کے جھٹکے سے جب سب کی آنکھ کھلی تو سب نے اپنے آپ کو زخمی حالت میں پایا۔ ڈرائیور بھی اس غیر متوقع ٹکر کے نتیجہ میں بوکھلا گیا اور کنٹرول قائم نہ رکھ سکا اور بجائے اس کے کہ بائیں جانب موڑ لیتا اس صورت میں کار قریب کے درختوں سے ٹکرا جاتی لیکن جانی نقصان سے بچ جاتے۔ وہ اور بھی دائیں طرف ہو لیا اور اب کار پوری طرح ٹرک کی زد میں تھی۔ اس وقت اس ٹرک کی سیخ کار کی چھوٹی کھڑکی میں سے پیارے ابا جان کے سینے میں اس طرح آ لگی جیسے کسی نے سامنے سے خنجر مارا ہو۔ وہ سیخ ان کے سینہ سے آر پار ہو کر پسلی سے نکلتی ہوئی کار کی سیٹ میں پیوست ہو گئی۔ اس وار کی شدت سے وہ قدرے جھک گئے اور فوری طور پر بیہوش ہو گئے۔ ہمارے پیارے ابا جان جن کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جاتا تو ہم سب بے چین ہو جاتے تھے اب اتنی بڑی نوکیلی چیز ان کے سینہ میں اس بُری طرح چبھی اور وہ بھی اس قدر اچانک کہ وہ آہ بھی نہ کر سکے۔

کاٹے گئے غریب حوادث کی دھار پر

یہ سب کچھ ایسے آناً فاناً ہوا کہ فوری طور پر کوئی ان کی مدد بھی نہ کر سکا۔ ہاں میرا پیارا۔ نڈر اور بہادر باپ ان مجاہدین اسلام کی صف کا سپاہی تھا جن کے شایان شان یہی تھا کہ وہ میدان جہاد میں سینہ پر زخم کھائے نہ کہ پیٹھ پر اس لئے اس نے یہ وار اپنے سینہ پر سہا مردانہ وار۔

پچھلی سیٹ پر امی جان اور بہنیں بُری طرح زخمی ہو گئی تھیں۔ چھوٹی بہن فضیلت کی ناک سے بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا اور وہ بھی بے چاری بے ہوش ہو گئی تھی۔ بشریٰ کا ماتھا پھٹ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا امی جان کے رخسار پر چوٹ آئی تھی اور خون بہہ رہا تھا۔ ڈرائیور بے چارے کی پسلی پر ضرب کاری پڑی تھی اور وہ بھی خون آلود تھا۔ پیارے ابا جان کی حالت تو سب سے جُدا گانہ تھی۔ جسم سے گویا خون کی ندی بہہ رہی تھی سے

ہے تاب نظر کس کو الٰہی
لہ خوں میں نہا کر آیا سپاہی

یہ مصفّیٰ خون جو ان کی نیک و پاک زندگی کے پودے کی آبیاری کرتا رہا اب ان کے صدق و وفا پر مُہر شہادت ثبت کر رہا تھا۔ اور پکار پکار کر بزبان حال برادرانِ اسلام کو دعوت فکر و عمل دے رہا ہے۔

زخمی اور خون آلود ڈرائیور نے جلد ایک کار کا انتظام کر کے سب زنانہ سواریوں کو شیخوپورہ ہسپتال جو قریب ترین ہسپتال تھا بھجوا دیا۔ اور خود پیارے ابا جان کو جو سیٹ پر بے ہوش جُھکے بیٹھے تھے سیٹ کو پیچھے کھینچ کر بڑی مشکل سے باہر لائے اور انہیں بھی شیخوپورہ ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹرز نے ابا جان کے ڈرپ لگائی اور ڈیڑھ گھنٹہ انہیں وہاں رکھ کر وقت ضائع کیا۔ پھر امی سے کہا کہ "نہیں ہم میو ہسپتال لاہور بھجوا رہے ہیں کیونکہ ان کی حالت بہت تشویشناک ہے۔" پیاری امی جو خود زخموں سے چُور اور شکستہ حال تھیں نے کہا "جو کچھ کرنا ہے خدا کے لئے جلدی کریں" چنانچہ ابا جان کو میو ہسپتال لاہور لے گئے۔ اس وقت تک احباب جماعت کو اطلاع ہو چکی تھی اور لوگ کثرت سے شیخوپورہ اور لاہور پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ادھر میری والدہ اور بہنوں کی مرہم پٹی ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی جو میرے بہنوئی ہیں اس وقت ربوہ میں تھے۔ انہیں جونہی اطلاع ملی وہ فوراً فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ایمبولنس ضروری طبی سامانوں کے ساتھ حضرت اقدس سے اجازت لے کر شیخوپورہ پہنچے۔ حضور اقدس نے ایکبار ان کے ہاتھ کو "دستِ شفا" فرمایا تھا۔ کاش وہی اس حادثہ کے موقع پر موجود ہوتے اور ابا جان کی حالت دیکھ کر فوری طور پر مفید اور موثر قدم اُٹھا سکتے۔ لیکن افسوس کہ جب وہ وہاں پہنچے ہیں تو ابا جان کو پہلے ہی لاہور لے جایا جا چکا تھا۔ چنانچہ لطیف بھائی نے ان زخمی لوگوں کا جو شیخوپورہ ہسپتال میں شریک تھے دائرہ لے کر یہ فیصلہ کیا کہ ان سب کو بھی میو ہسپتال لاہور لے جایا جائے تاکہ ابا جان کی کیفیت معلوم ہو سکے۔ لیکن ابھی وہ وہاں سے نکلنے کا انتظام کر ہی رہے تھے کہ یہ روح فرسا خبر جسے سُننے کے لئے نہ کوئی کان تیار تھا نہ کوئی دِل قبول کرنے پر آمادہ تھا پہنچ گئی کہ پیارے ابا جان وفات پا چکے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اب کیا کیا جا سکتا تھا۔ آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ اب تو لاہور جانا بے سود تھا۔ اب لطیف بھائی کے سامنے یہ مسئلہ درپیش تھا یہ دُکھ بھری غیر متوقع خبر پیاری امی کو کس طرح سُنائی جائے۔ انہوں نے کمال صبر و تدبر اور حوصلہ کے ساتھ حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے وہاں ڈاکٹروں کا ایک کمرہ لیا اور اس میں تمام رشتہ داروں اور والدہ صاحبہ کو اکٹھا کیا اور ان کو بتایا کہ اطلاع آئی ہے کہ پیارے ابا جان کی حالت بگڑ گئی ہے۔ اور کچھ دیر وقفہ کے بعد یہ خبر سُنائی کہ پیارے ابا جان فوت ہو گئے ہیں۔ وفات کی خبر سُن کر سب رشتہ داروں پر صدمہ سے سکتہ سا چھا گیا۔ اور پیاری امی کو تو یوں لگا کہ وہ سب غلط سُن رہی ہیں۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں ان کے ذہن میں اس تلخ حقیقت کو قبول کرنے کا کچھ حوصلہ پیدا ہوا تب ان کے منہ سے نکلا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر اس حوصلہ مند خاتون جری اللہ کی جری بیوی اور زخمی عیال، دکھی داماد، افسردہ رشتہ دار اور محزون احباب جماعت کا جلوس فرشتوں کے جلو میں اس مرد باصفا کا جنازہ لے کر ربوہ واپس آیا۔ اور ربوہ کے آسمان نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ وہ جسے اہل ربوہ نے صبح سویرے مسکراتے ہوئے رخصت کیا تھا اب شام کو اشک آلود نگاہوں سے ان کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ کتنی آہیں کتنے آنسو اور کتنی سسکیاں اس وقت اس مقدس روحانی فضا میں بلند ہوئیں اور فضا کو سوگوار بنا گئیں۔ ربوہ کا آسمان یہ منظر دیکھ کر ضبط نہ کر سکا اور وہ بھی رو دیا۔ بس اب زیادہ نہیں لکھا جاتا۔ اس لئے خموش اے دِل! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ولادتیں

۱۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمود احمد صاحب ظہیر آبادی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۸/۱/۸۲ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ ۱۲/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ مظفر احمد مخلص انسپکٹر بیت المال

(۲)۔ مکرم محمد آصف علی صاحب کیرنگ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸/۹/۸۲ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حمید محمد صاحب کیرنگ کا پوتا اور مکرم شیخ عین الدین صاحب کیندرا پاڑہ کا نواسہ ہے۔ اس موقعہ پر مکرم محمد عاصف علی صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ کیرنگ۔

قارئین کرام نومولودین کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

درخواستہائے دُعا

(۱)۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر صاحب صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم اور مکرم عبد المتین صاحب ابن مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ قبولیت حج کے لئے اور دوسرے چھوٹے بھائی مکرم نور الدین صاحب چوہدری جرمنی نے اپنا کاروبار شروع کیا ہے۔ کاروبار میں ترقی کے لئے (۲) مکرم بانو حسین صاحب اور مکرم محمد یعقوب صاحب عاجز چار کوٹ اپنے کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ (۳) مکرم شیخ محمد یونس صاحب حیدرآباد اپنے کاروبار میں غیر معمولی خیر و برکت اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اسی طرح اپنے والد محترم جو ضعیف ہیں کی مکمل شفایابی کے لئے۔ (۴) مکرم شیخ ... صاحب جوہری کے عزیز نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اسی طرح ان کے بھائی نے ... کا امتحان دیا ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے نمایاں کامیابی کے لئے۔ (۵) مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے اسی طرح اپنے چھوٹے بھائی کے کاروبار میں برکت و ترقی اور مشکلات کی دُوری کے لئے۔ نیز اپنے بہنوئی صاحب کی بحالی ملازمت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا تیسرا صوبائی سالانہ اجتماع

رپورٹ مرسلہ محترمہ سیدہ فاطمہ سیفی صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کشمیر

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع ناصر آباد کے مقام پر مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجتماع کو یہ خصوصیت حاصل رہی کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان اور محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان بنفس نفیس اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اور حاضرات کو اپنی قیمتی نصائح اور ارشادات سے نوازا۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے پیغامات جو علی الترتیب صوبائی کانفرنس اور بھارت کی تمام لجنات کے لئے بھجوائے گئے تھے لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کو پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کانفرنس میں صوبہ کشمیر کی تمام جماعتوں سے آئی ہوئی تقریباً آٹھ سو مستورات کے علاوہ چند بیرون ریاست رہنے والی مہمان خواتین نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام شامل ہونے والیوں کو اپنے فضلوں سے نوازے آمین

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں پچھلے دو ماہ سے تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ چنانچہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کی قیادت میں متعدد میٹنگیں منعقد کر کے اجتماع کے پروگراموں کو آخری شکل دی گئی۔

لجنہ اماء اللہ ناصر آباد کو میزبانی کی تمام تر ذمہ داریاں پہلے ہی تفویض کی گئی تھیں۔ جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیں۔ اور جس کے لئے ہماری جماعت احمدیہ ناصر آباد و مکرم مبارک احمد صاحب ظفر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد خاص طور سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کی خاص توجہ اور معاونت لجنہ اماء اللہ ناصر آباد کو حاصل رہی۔ اس کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر محترمہ مجیدہ خمیدہ صاحبہ نائب صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مشن سرینگر بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کو متحرک اور منظم کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

مورخہ ۱۳ اگست کی شام سے ہی محترمہ سیدہ زہرہ جبین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کی نگرانی میں جلسہ گاہ کی صفائی اور تزئین کا کام شروع ہوا تھا۔ اور ۱۴ اگست صبح تک جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے تھے۔ شامیانوں اور پردے کا مناسب و معقول انتظام بھی کیا گیا تھا اور ان انتظامات کو حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ نے از راہ شفقت پسند فرمایا۔

پہلا اجلاس

ٹھیک دن کے بارہ بجے زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ عزیزہ ذرتمین صاحبہ آف اسلام آباد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزہ شاہدہ مبارک آف ناصر آباد نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں عزیزہ محبوبہ اختر آف ناصر آباد نے کلام حضرت مسیح موعودؑ نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد محترمہ سیدہ زہرہ جبین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ اللہ تعالیٰ ان پیغامات کے بہترین نتائج اس وادی کشمیر میں ظاہر فرمائے۔ آمین

پیغامات کے بعد صدر صاحبہ صوبہ کشمیر نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب زوجہ بیرون کی رہائش سے جلسہ گاہ کے ایک طرف کارروائی سماعت فرما رہے تھے) اور حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں ان دونوں بزرگوں کی خدمات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگوں کی تعریف و توصیف، اور خدمات اسلام کا ذکر کیا گیا خاص طور پر وادی کشمیر پر اس خاندان مقدس کے احسانات کا اجمالی ذکر اور آخر پر تمام بزرگان خاندان اقدس اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی اور فائز المرامی کی دعاؤں اور درخواست دعا بھی شامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کا سایہ جماعت پر تا دیر سلامت رکھے آمین۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ ... تمکین صاحبہ آف یاری پورہ نے پردہ کی اہمیت پر کی۔ نہایت روشن دلائل دیے۔ کہ اپنے موضوع کی وضاحت کی۔ ... صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پر مایت پردہ تاثرات سے خطاب کیا۔

محترم ممدوح نے فرمایا۔ کہ ہر احمدی عورت پر فرض ہے کہ دین کے کاموں میں اولین توجہ دیتی رہے۔ دنیا کی باتوں کو دین کے کاموں میں روک نہ بنائیں۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت سناتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ دین سیکھنا ہو تو عائشہ سے سیکھو۔ زندگی میں مرد اور عورت لازم ملزوم ہیں۔ اور اگر قوموں کی اصلاح مقصود ہو تو یہ کام ایک ہی فریق سے ممکن نہیں۔ ان ہی مقاصد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر سکو تو قوموں کی اصلاح ممکن ہے۔ حضرت میاں صاحب نے مختلف ممالک کی مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ لجنات کشمیر کو علمی میدان میں آکر مثالی کردار ادا کر کے ایک نمونہ بن جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ احمدی مستورات اپنے عملی کردار سے پہچانی جائیں۔ اور قابل فخر بن سکیں۔ چونکہ اس نشست میں کئی ایک تقاریر ہوئیں۔ جن کا ملخص پیش کرنا اس مختصر رپورٹ میں ممکن نہیں البتہ مقررین اور موضوعات کے نام درج ذیل ہیں۔

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے موضوع پر محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ آف ناصر آباد نے تقریر کی۔ فضائل قرآن مجید کے موضوع پر عزیزہ ... صاحبہ آف بکہ امیر چھ کی تقریر ہوئی۔ عزیزہ شاہدہ حکیم آف آسنور نے ایک نظم کلام مسیح موعود علیہ السلام سے پڑھ کر سنائی۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر کے موضوع پر محترمہ کشور حبیب صاحبہ آف ناصر آباد کی تقریر ہوئی۔ تربیت اولاد کے موضوع پر محترمہ فردوس اختر صاحبہ آف آسنور کی تقریر کے بعد نظم محترمہ فیاضہ اختر صاحبہ آف ناصر آباد نے سنائی۔ بعد ازاں محترمہ ... فردوس صاحبہ آف ناصر آباد نے ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ ... آخری تقریر محترمہ امۃ ... صاحبہ آف یاری پورہ نے ... کی۔ اس طرح پہلی نشست ... اختتام پذیر ہوئے۔ دوران وقفہ دور دراز جماعتوں سے آئی ہوئی خواتین کو وضو کرایا گیا۔ تقریباً ... کو کھانا کھلایا گیا۔ خدام الاحمدیہ ناصر آباد اور انصار اللہ نے نہایت مستعدی سے اس کام کو سر انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ تقسیم طعام کی ذمہ داری لجنہ ناصر آباد نے خود سر انجام دی۔

دوسرا اجلاس

دن کے ٹھیک پونے تین بجے حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ دوبارہ جلسہ گاہ میں تشریف لائیں اور جملہ مستورات بھی حاضر ہوئیں۔ نماز ظہر و عصر جمع کر کے صدر لجنہ صوبہ کشمیر نے پڑھائیں تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ یہ اجلاس بھی حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ آف یاری پورہ نے کی۔ بعد عزیزہ تسنیم فردوس صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں عزیزہ ذرتمین صاحبہ آف اسلام آباد نے ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے بزبان انگریزی حضرت آپا جان صاحبہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یاری پورہ نے احمدی خواتین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ امۃ الہادی آف یاری پورہ نے سیرت حضرت سیدہ زینب ام المومنین کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے سب سے کم عمر ہونے کے باوجود نہایت مناسب ڈھنگ میں تقریر کی۔ ... صاحبہ آف یاری پورہ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد محترمہ شاہدہ مبارک صاحبہ ناصر آباد نے نہایت خوش الحانی سے کلام حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ ... آنحضرت صلعم کا اخلاق عظیم کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ غلبہ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر محترمہ رفیقہ اختر صاحبہ آف شورت نے تقریر کی۔ برکات دعا پر محترمہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ آف سرینگر نے تقریر کی بعد عزیزہ ... آف اسلام آباد نے کلام محمود سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ صدر جلسہ نے اس روحانی مجلس سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلعم تمام دنیا کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے آپ کے بعد ... عظیم اسلام میں خلافت اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر مدلل روشنی ڈالی اور خاص کر تبلیغ کے اہم فریضہ کے سلسلہ میں احمدی خواتین کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے خلیفہ وقت کی اطاعت

(۳) کی برکات اور لجنات کی ذمہ داریوں پر بھی اپنی تقریر میں روشنی ڈالی۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم تحریکات پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت آپا جان صاحبہ نے عزیزہ [illegible] صاحبہ کے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ناصرات الاحمدیہ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن مجید پڑھنے اس کے معنی سیکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

اس پُر معارف تقریر کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں [illegible] عزیزہ [illegible] صاحبہ نے [illegible] تقریر کی۔ وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ [illegible] نے تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ [illegible] صاحبہ یادگیر نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible] نے [illegible] تقریر کی۔ [illegible]

اور دیگر متعلقین کا شکریہ ادا کیا۔ صدر جلسہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے دُعا کرائی اور قریباً چھ بجے یہ سالانہ اجتماع محض خدا کے فضل و کرم سے اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس کامیاب اجتماع کی خبریں سرینگر کے بعض روزناموں میں بھی شائع ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال اجتماع کے دوسرے روز بعد [illegible] اماء اللہ صوبہ کشمیر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مختصر اور خصوصی پیغام موصول ہوا [illegible] [illegible] جاتا ہے۔

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کامیاب بنائے۔ آمین [illegible]

خاکسار۔ [illegible] مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع ۱۴.۹.۸۳

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر متعلقہ ڈیٹیلز کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہٰذا کو بھیج دیں تا اُن کی طرف سے [illegible] ریزرویشن [illegible] [illegible] ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو کرایہ [illegible]

[illegible] مندرجہ ذیل [illegible]

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک [illegible]

(۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس)

(۴) نام مسافر (۵) عمر (۶) جنس (مرد یا عورت، لڑکا یا لڑکی)

(۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کی ریزرویشن مطلوب ہے۔

[illegible] اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت [illegible]

افسر جلسہ سالانہ قادیان

قادیان میں ہفتہ قرآن کریم کا بابرکت انعقاد

[illegible] قرآن کریم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور نظم خوانی کے بعد

قرآن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہفتہ قرآن کریم [illegible] [illegible] اشاعت [illegible] کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات پر پورے رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رپورٹ مرتبہ۔ خاکسار۔ [illegible]

نائب سیکرٹری تبلیغ و تربیت

جماعت احمدیہ [illegible] تبلیغ و اشاعت

بیرون از قادیان جماعت کے موصی احباب توجہ فرمائیں

[illegible] جماعت کے مقتدر احباب جماعت کی [illegible] موصی صاحبان کے [illegible] بہشتی مقبرہ میں آتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور احباب جماعت [illegible] [illegible]

(۱) [illegible] کسی موصی کی میت جو کسی دور [illegible] امانتاً دفن [illegible] ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا ورنہ بلا پیشگی اجازت میت کو بہشتی مقبرہ نہیں لایا جائے گا۔

(۲) جب موصی کی میت [illegible] منظوری ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معین طور پر دینی ہوگی کہ آپ تابوت کس تاریخ کو لا رہے ہیں تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے اور بعد میں مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

مکرم مولوی محمد صادق صاحب [illegible] اپنے بھانجے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لندن اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ — مکرمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کیرنگ [illegible] روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ [illegible] بی بی صاحبہ کی کامل شفایابی۔ اپنے لڑکے ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ دوسرے لڑکے عزیز مشتاق احمد۔ منور احمد۔ نذیر احمد اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اپنی اہلیہ صاحبہ اور خود کی صحت سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم محمود احمد صاحب یادگیری بیدر (کرناٹک) اپنی مالی اور کاروباری مشکلات کے ازالہ اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ○ — مکرم البشیر الدین احمد صاحب حیدرآباد اپنے لڑکے عزیز قمیر الدین احمد کے میکینیکل انجینئرنگ ڈپلومہ کورس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ — مکرم محمد حبیب اللہ خلجی ۲۵ روپے مبلغ مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے اپنی بڑی اماں محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی تمام اولاد کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم فاروق احمد صاحب [illegible] ان دنوں [illegible] ٹریننگ میں مصروف، اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — محترمہ بی۔ حنیفہ احمد صاحبہ بنڈونگ انڈونیشیا سے اپنے بچوں کی صحت و عافیت اور ہر شر سے محفوظ رہنے نیز روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے ○ — محترم سہادی [illegible] صاحب بنڈونگ انڈونیشیا اپنی بچی عزیزہ فریدہ سلمہا کے لئے نیک مخلص احمدی رشتہ کے حصول کے لئے ○ — محترم راڈین بن یامین صاحب جاکرتا۔ انڈونیشیا سے اپنے بچے عزیز [illegible] بن یامین سلمہٗ کے لئے نیک مخلص احمدی رشتہ کے حصول کے لئے اور رضاء الٰہی کے حصول کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ"
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

Modern SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس
۵۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵ ۔ ۲ ۔ ۱۸
نمک منڈی
حیدر آباد ۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۔ ۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
فون نمبرز:۔ 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ ۔ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:۔ ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر ۔۔۔!!
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX : 4583.
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔
رنیٹ کیس ۔ سکول بیگ ۔ ایر بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۴۳۲۰۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "عفو و درگذر کرنے سے اللہ بندے کی عزت کو بڑھاتا ہے"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا" (کشتی نوح)

پیشکش:
محمد زمان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ - بینڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰۴

مسلین موٹرس

ارشاد نبوی

"یُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ" (صحیح مسلم)

ترجمہ:- برائی سے بچنا بھی صدقہ کا حکم رکھتا ہے۔

محتاج دعا:- منجانب اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

الیکٹرانکس **احمد** کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)	الیکٹرانکس **کٹک** انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!!

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 60555B
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں
فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

ریلائینڈ موٹر گاریول

کی اطمینان بخش، تابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷ - ۱ - ۱۲ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بولٹ

سٹار بولٹ اینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی

سپلائرز:- کرشنگ بولٹ - بولٹ بلٹ - نٹ - بولٹ سیٹ - ہارڈ ویئر وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!